رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۹۵۵

بیادگار اعلیحضرت عظیم البرکت امیر ملت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حافظ الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب

سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ

بسرپرستی گرامی منزلت صاحبزادہ الحاج حافظ مولانا **پیر سید نور حسین شاہ** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

یارب برسالت رسول الثقلین ـ یارب بغزا کنندہ بدر و حنین!

عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات ـ نیمے بحسن بخش و نیمے بحسین

November Decmber 1952

صفر المصطفیٰ ۱۳۷۱ھ

مطابق

نومبر و دسمبر ۱۹۵۲ء

جلد ۴

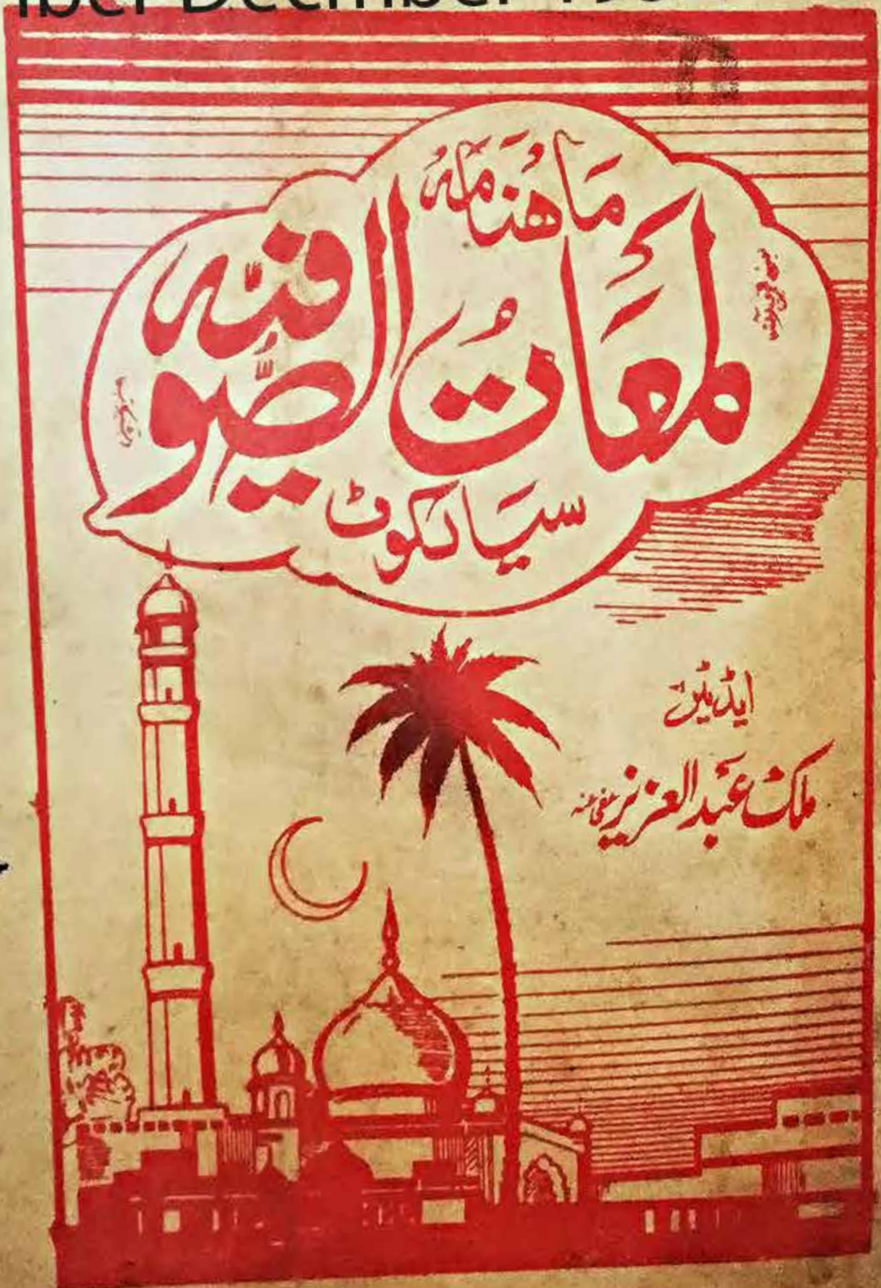
شمارہ ۲ و ۳

چندہ سالانہ

پانچ روپے

فی کاپی

۸ آنے



اغراض و مقاصد

(۱) مذہب حقہ اہلسنت والجماعت کی اشاعت
۲:- اولیائے کرام و صوفیائے عظام کی سوانح عمریاں
(۳) اشاعت تصوف و اخلاق کی تعلیم
۴:- اتحاد و یکجہتی کی رغبت دلانا
(۵) ہر ماہ کی دس تاریخ کو رسالہ شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نعت شریف

از جناب منشی عبدالرزاق صاحب فہیم نقشبندی جماعتی اکبرآبادی

عاشق آئینہ روئے پیمبر ہونا ❊ ہم اسے کہتے ہیں قسمت کا سکندر ہونا

حسرت و رشک کا باعث ہے شہنشاہوں کو ❊ درہم داغ محبت سے تونگر ہونا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ❊ کس سے ممکن ہو بھلا آپ کا ہمسر ہونا

بخدا آپ کا دیدار ہے دیدارِ خدا ❊ مَن رَاٰنی سے ہے ثابت مرا حق پر ہونا

جان و جانان ہے وہی جان آ نجان نہ بن ❊ چاہیئے عشق نبی جان سے بڑھکر ہونا

ان کے قدموں پہ جھکے سر یہ سرافرازی ہے ❊ سرِرہ عشق میں دنیا ہے. مہم سر ہونا

دیدۂ دل کیلئے چاہیئے ہر وقت فہیم

شیخ کا آئینۂ روئے منور ہونا

نعت شریف

نتیجہ فکر حضرت مولانا الحاج محمد فیاض الدین صاحب نقشبندی مجددی رامپوری:

کوئی بھی نہیں واقف اسرار محمدؐ
افضل ہے دو عالم سے بھی سرکار محمدؐ

توحید کی کثرت نے دوئی کو نہیں رکھا
اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ..

بڑھ کر مجھے کنج لحد باغ ارم سے
ہو جائے وہاں گر مجھے دیدار محمدؐ.

والشمس میں کھائی ہے قسم آپ کی حق نے...
روشن ہیں سوا مہر سے رخسارِ محمدؐ

پھولوں کی محبت سے ہے گلشن کی محبت
ہیں آل محمدؐ گلِ گلزارِ محمدؐ..

شیدائے محمدؐ کو نہیں خوفِ جہنم
حامی ہے خدا اس کا جو ہے یار محمدؐ

گنبد ہو مرے سامنے لب پر ہو یہ کلمہ
اللہ کا دیدار ہے دیدار محمدؐ..

فیاض کی نظروں میں بسے رہتے ہیں ہر دم
گیسوئے محمدؐ کبھی رخسارِ محمدؐ

نعت شریف

(از جناب منشی عبدالرزاق صاحب فہیم نقشبندی جماعتی اکبرآبادی)

کچھ دور نہیں حسن لیں جو آقائے مدینہ
یہ ہیم ہے مرے دل کی صدا ہائے مدینہ

للہ مجھے روضہ اقدس پہ بلا لو..
کرنے لگی بے چین تمنائے مدینہ

کچھ حصر نہیں طور پہ گر غور سے دیکھو
ہر شے میں ہے موجود تجلائے مدینہ

آقائے مدینہ کی تو کیا بات ہے اے دل
دربان مدینہ بھی ہے آقائے مدینہ

آنکھوں سے بھی دیکھوں گا فہیم ایک نہ اک دن
دل میں جو وہ گنبد خضرائے مدینہ

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981



انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر
درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے
ایڈووکیٹ نقشبندی مجددی
علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ
اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں
خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق
ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

ذکر و فکر

از عالی جناب حضرت مولانا الحاج مولوی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد ہیڈ رسول ضلع گجرات

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

۱۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۔ ترجمہ اور یاد کر پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلوں سے :۔

۲:۔ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۔

ترجمہ :۔ وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹوں اپنی کے اور فکر کرتے ہیں بیچ پیدائش آسمانوں کے اور زمین کے :۔

اللہ تعالےٰ نے پہلی آیت کریمہ میں بصیغہ امر "ذکر" کا ارشاد فرمایا اور دوسری آیت میں اولوالاسباب ان کو قرار دیا جو کھڑے بیٹھے ذکر میں مشغول ہیں اور فکر ان کا شغل ہے۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر ذکر اللہ کا حکم دیا ہے۔ گویا ذکر کا مفہوم سمجھنا چاہیئے کہ کیا ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں :۔

"ذکر" نسیاں کی ضد ہے یعنی انسان اپنے دل میں کسی کی یاد تازہ رکھے اور غفلت نہ آنے دے۔ اس کا نام ذکر ہے لہذا یہ فعل دل کا ہوا۔ اسی لیئے حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان زبان سے اللہ تعالےٰ کا نام لے اور دل غافل ہو۔ تو وہ ایک لغو شے ہے۔ اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

برزباں تسبیح و دل در کاوفر + ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

یعنی زبان پر تو سبحان اللہ و الحمد اللہ ہو اور دل میں غیر کا خیال ہو۔ تو اس تسبیح کا کوئی اثر نہیں اور بعض فقہائے کرام نے لکھا ہے۔ کہ ذکر وہ ہے جو زبان سے کیا جاوے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے" لیکن جب زبان سے الفاظ ادا کئے جائیں اور ان کا اثر دل پر نہ ہو اور دل سے غفلت دور نہ ہو۔ تو پھر یہ ایک رسم سا بن کر رہ جاتا ہے۔ اس لیئے زبان ذاکر ہونے کے ساتھ ہی دوسرا حکم فکر کا دیا گیا۔ جب انسان میں قوت فکر پیدا ہو جاتی ہے تو ذکر اس کا لازم چیز بن جاتا ہے۔ ذکر بغیر فکر کے ہو جاتا ہے۔ لیکن فکر بغیر ذکر محال ہے۔ اس لیئے حدیث شریف میں آتا ہے کہ "ایک ساعت کا فکر عبادت ثقلین سے افضل ہے" ذکر محبت کا نتیجہ ہے یعنی جس سے محبت ہو اس کا نام لیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کا ذکر اکثر کرتا ہے۔ اور محبت کی اصل فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں سے صرف صفات قابل فکر ہیں۔ کیونکہ ذات کے متعلق فکر کرنا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے تفکروا

صفات میں فکر کرو۔ ذات میں فکر نہ کرو'' حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ جو کچھ سنا۔ دیکھا پڑھا۔ سوچا۔ سمجھا۔ خدا تعالےٰ اس سے وراء الوراء ہے۔ اور مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اسی ایک سودے کی وجہ سے شاہ نقشبند کا خادم ہوں۔ تو جب ذات بے چوں اور بے چگوں ہوئی تو پھر اس میں تفکر کیسا ہاں صفات میں تفکر ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام پڑھے اور ان کا احصار کیا وہ جنت میں گیا۔ تو اب ہم پر لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ کی صفات میں تفکر کریں۔ جب ہم اللہ تعالےٰ کی صفات میں تفکر کریں گے تو اس میں مختلف اخلاق پیدا ہوں گے۔ مثلاً جب ہم ہوا۔ پانی۔ آگ۔ مٹی میں تفکر کریں گے۔ اور ان کے ذریعہ جو مرکبات دنیا میں ظہور پذیر ہوتے ہیں ان میں غور کریں گے تو اللہ تعالےٰ کی عجیب کاریگری اور خالق اور باری اور مصور ہونا ہم پر واضح ہو جائیگا اور جب ہم پر یہ واضح ہو جائے گا۔ کہ اس باری تعالیٰ نے بغیر کسی ذاتی منافع کے ہم کو عدم سے ہست کیا۔ اور اس مصور نے بغیر کسی ذاتی منافع کے ہم کو احسن تقویم میں پیدا کیا اور پھر ہماری ضروریات زندگی کو بغیر کسی ذاتی منافع کے پیدا کیا تو جذبہ محبت پیدا ہوگا۔ کیونکہ انسان احسان کا غلام ہے۔ اور جب انسان اپنے تفکر کو زیادہ کرے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اقوام ماضی کو جب انہوں نے سرکشی کی۔ تو کس طرح طوفان باد و باراں۔ طاعون۔ قحط۔ وغیرہ سے ہلاک کیا۔ تو دل میں ہیبت طاری ہوگی۔ اور جب انسان اللہ تعالےٰ کے ان نعمتوں میں تفکر کرے گا جو روزانہ زندگی میں بغیر کسی محنت کے میسر آ رہی ہیں۔ تو دل میں حیا آئے گی۔ گویا فکر کرنے سے انسان کے دل میں جذبہ، محبت، ہیبت، حیا پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ'' فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔ کہ تفکر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو تفکر وہ ہے۔ جو حق تعالےٰ کی آیات میں کیا جاوے۔ اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے۔ ایک تفکر حق تعالےٰ کی نعمتوں میں ہے اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ ایک حق تعالےٰ کے وعدوں میں تفکر ہے۔ اس سے ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک صفات نفس میں تفکر کرتا ہے۔ اس سے حیا پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث شریف میں ذکر و فکر کی فضیلت اسی لئے جا بجا مذکور ہے۔ کہ انسان کی ترقی اسی میں پوشیدہ ہے۔ لہٰذا ہمیں قوت ذکر و فکر پیدا کرنی چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مفرد آگے چلے گئے۔ اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سوال کیا۔ کہ مفرد کون ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا'' کثرت سے ذکر کرنے والے اور کثرت سے ذکر کرنے والیاں''

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ کہ جب جنت کی کیاریوں سے گذرو۔ تو خوب پیٹ بھر کر کھاؤ۔ لوگوں نے پوچھا۔ جنت کی کیاریاں کون سی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجالس ذکر۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا۔ کہ جب مختلف جگہ اور مختلف قبائل کے افراد ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ تو ملائکہ کی جماعت شامل ہیں۔ کو اگر مستی ہے۔ اور جب مجلس ذکر ختم ہوتی ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے پوچھتا ہے۔ کہ کہاں سے آئے۔ وہ تمام حالت عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جنت کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اور دوزخ سے نجات کی بشارت دیتے ہیں۔ اس پر ایک فرشتہ عرض کرتا ہے۔ کہ فلاں اپنی

غرض سے آیا تھا۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ کہ میرا ذکر کرنے والے ایسی قوم ہیں۔ کہ ان کا ہم جلیس کبھی نامراد نہیں ہو سکتا۔ یہ احادیث ذکر کی فضیلت میں کافی ہے۔ لیکن ذکر کے لئے فکر بمنزلہ بنیاد کے ہے۔ اسی لئے حکم ہے۔ ایسے وقت ذکر نہ کیا جائے جب قوت فکر بٹتی ہو۔ مثلاً روٹی سامنے آجاوے۔ تو نماز میں مشغول نہ ہو۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو۔ مجلس میں شور و غوغا ہو وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے متاخرین مشائخ کرام نے ذکر کے وقت تصور شیخ کو جزو قرار دیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی اپنے مکتوبات میں حدیث محبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جب من یحبک (ان کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں) میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اپنے شیخ کا تصور ذکر میں رکھیں۔ کیونکہ دل کبھی خالی نہیں رہتا۔ اگر اس کا سراپا دل میں بیٹھ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی۔ اور وہ انوار جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہے ہیں۔ رابطہ کاملہ کے سبب مرید کے دل پر بھی ہوں گے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل میں اور شاہ عبدالعزیز صاحب کس شرح میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ذاکر ذکر کے وقت اپنے دل کو شیخ کی صورت میں لگا دیویں۔ تاکہ دل خطرات سے محفوظ رہے شیخ کی صورت میں تفکر کرنا اللہ تعالے کی تخلیق میں تصور کرنا ہے۔ جو عین منشائے خداوندی ہے۔ اور اسی کی طرف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں "سایہ رہبر بہ از ذکر حق"

حضرت قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ ہمیشہ فرمایا کرتے کہ پیر کا تصور ذکر سے کرانا ہے" اور غفلت کو دور کرتا ہے۔ تصور شیخ دراصل فکر ہی کا ایک شعبہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے کی تمام مخلوق میں بنی آدم کی خلقت ہی قابل فکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خالقیت تامہ کا اظہار اسی سے ہوتا ہے۔ اور بنی آدم میں سے انسان کامل کا تصور کرنا اور اس میں گم ہو جانا عین مقصود ہے۔ اسی لئے حضرت عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تصور شیخ کی اس قدر مشق کی ہے۔ کہ اب چاروں طرف سوائے شیخ کے دوسری چیز ہی نہیں دیکھتا۔ گویا میں اب نہیں ہوں بلکہ شیخ کا ہی ظہور ہے:-

"ذکر و فکر کے متعلق پیر رومی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا ہے:- ؎

فاذکرونی کار ہراد باش نیست -:- ارجعی بر پائے ہر تلاش نیست :-

یعنی اللہ تعالے نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یاد کرو۔ میں تجھے یاد کروں گا۔ یہ ہر اوباش کا کام نہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہر تلاش کے لئے نہیں تو ذکر ایسے لوگوں سے حاصل کیا جاوے۔ جن کا نفس مطمئنہ ہو گیا ہو۔ اگر بغیر مدد کامل نفس ذکر شروع کر دیا گیا۔ تو اس کے اثرات ظہور پذیر نہیں ہوں گے۔ حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف میں حضرت عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ نقل کرتے ہیں۔ کہ ذکر کی تلقین کاملین سے ہونی چاہیئے۔ اور کاملین وہ ہی ہیں جن کا انبساط دربار عالیہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فیوضات و برکات کی کنجی قلب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اب جو لوگ بغیر توسل کاملین ذکر و فکر شروع کر دیتے ہیں۔ وہ مختلف شغل میں پڑھکر ورطہ ضلالت میں گر جاتے ہیں۔ منزل مقصود پر نہیں پہنچتے۔ بلکہ راستے میں جب انوار نازل ہوتے ہیں۔ تو ان میں غرق ہو کر

گمراہ جاتے ہیں۔ اسی لیئے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ راہ پُر خوف است دزداں در کمین۔ راہبر بر نا نمائی بر زمین
یعنی راستہ پر خوف ہے اور چور گھات میں ہے تو کوئی راستہ دکھانے والا پکڑ۔ تو زمین سے ملا ہوا نہ رہ۔ آج جس قدر اسلام
کو ان نام نہاد ڈاکروں یعنی گمراہ صوفیوں نے نقصان دیا ہے۔ سب پر اظہر من الشمس ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مکتوبات شریف میں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حیا العلوم نے ارشاد فرماتے ہیں" ایک گمراہ صوفی کا ہلاک کرنا سو کافر
سے اچھا ہے۔ ذکر و فکر کا مقصد۔ جذب۔ بے ہوشی۔ ارکانِ اسلام سے غفلت نہیں۔ اور نہ یہ محمود ہے۔ بلکہ ذکر و فکر کا مقصد
اللہ تعالےٰ کی ہیبت۔ محبت۔ حیا ہے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباعِ کامل نصیب ہوتی ہے۔ آج
کل ہر مصلوب العقل اور ننگے اور خلاف شرع کو مجذوب قرار دے کر ولی اللہ بنایا جاتا ہے۔ اور پھر عام لوگ اس کے پاس
آتے جاتے ہیں۔ یہ طریقت اور شریعت میں حرام ہے۔ اور ایسوں کو ولی سمجھنا گناہ ہے۔

ولی اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔ وہ نائب رسول ہو کر شریعت محمدیہ کا اجرا کرتا ہے۔ وہ دنیا میں
دین حق کا مبلغ۔ مخلوق خدا کا ولی و مرشد و قوت قدسیہ کا حامل ہو کر مخلوقِ خدا کے قلوب کا تذکیہ کرنے والا ہوتا ہے۔
اس کی صحبت میں بیٹھنے سے تمام لطائف جاری ہوتے ہیں
نفس[1]۔ قلب[2]۔ روح[3]۔ سر[4]۔ خفی[5]۔ اخفےٰ[6] میں ذکر چھوڑ مذکور ہی مذکور رہ ہوتا ہے۔ وہ ولی اللہ نہیں۔ جس کے پاس
جانے سے مقدمات حل ہو جائیں۔ اولاد مل جاوے۔ بیماریاں جاتی رہیں۔ اس میں تو کافر بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ چنانچہ
تذکرہ اولیا میں مذکور ہے۔ کہ ایک راہب اپنے پاؤں کی خاک سے بیماروں کا علاج کرتا۔ اور بجز ایک درویش کی تبلیغ
سے وہ مسلمان ہوا۔ سچے اور جھوٹے میں تمیز کرنی ضروری ہے۔ ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دست نباید داد دست

مقصود یہ ہے کہ ذکر کی تلقین کاملین سے ہونی چاہیئے۔ پھر اس کامل کے رابطہ کاملہ سے ذاکر اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے
جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے" فاذکرونی اذکرکم :- یعنی مجھے یاد کرو میں تجھے یاد کروں گا۔
حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں :-
۱- مجھے قادریت سے یاد کر میں ہر مقام پر تجھے قادر کروں گا۔ (۲) مجھے رازقیت سے یاد کر میں تجھے فاقہ نہ آنے دوں گا۔
۳:- مجھے ستاریت سے یاد کر میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالوں گا۔
۴:- مجھے مالک الملک کی صفت سے یاد کر میں تمہیں تمام جہان کا مالک بنا دوں گا :-
گویا صفات باری کو جب کوئی یاد کرتا ہے۔ تو اس کے عوض اللہ تعالےٰ انہیں صفات سے اسے نوازتا ہے۔ آجکل
مرید پیرانِ عظام سے تلقین ذکر ہونے کے بعد اپنے آپ میں انقلاب نہیں دیکھتے۔ جیسے گئے ویسے ہی لوٹ آئے تو
اس کے دو سبب ہیں۔ ایک تو عوام ایسوں سے وابستگی پیدا کرتے ہیں۔ جو ناقص ہوتے اور وہ تلقین ذکر صرف رسماً
کر دیتے ہیں۔ اس سے مرید کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ ایسوں سے اخذ ذکر میں اجتناب چاہیئے۔ دوسرا سبب یہ ہوتا ہے کہ

تلقین ذکر کرنے والا کامل ہوتا ہے۔ مگر مرید تو الٰہی سے اجتناب نہیں کرتا۔ جب تک مرید ممنوعات سے اجتناب نہیں کرے گا۔ تب تک تلقین ذکر کا فائدہ کماحقہٗ نہیں حاصل ہوگا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ایمان اور تقوے سے پہلے بیان کئے گئے ہیں اور وسیلہ کی تلاش بعد میں ہے۔ جب تک صفائی یعنی تقوےٰ حاصل نہ ہو وسیلہ کاملہ سے مستفیض ہونا محال ہے۔ اپنی عمر کا تمام حصہ مُرید اسی میں گزار دیتا ہے۔ اور ذکر کے ثمرات سے بالکل غفلت برتی جاتی ہے۔ پیر کے پاس جانے سے پہلے انسان کو شریعت کی اتباع کماحقہٗ اگر حاصل ہو تو وُہ بہت جلد فائز المرام ہو سکتا ہے۔ ہدائت الانسانی میں حضرت حافظ عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت باباجی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت سید پیر جماعت علی شاہ صاحب جب باباجی کے مرید ہوئے۔ تو آپ نے تیسرے روز خلافت عطا کردی۔ اس پر بعض درویشوں نے تشویش کا اظہار کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب" دیا اور تیل اور بتی خود لائے ہیں میں نے تو تیلی لگا دی ہے" میرے اُستاد حضرت مولانا جلال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن لوہیرلوالہ حضرت امیرملت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کانپور میں ہم سبق رہے وُہ بیان فرماتے ہیں" کہ حضرت شاہ صاحب جب سبق سے فارغ ہوتے تو اکیلے گوشہ میں بیٹھا کرتے۔ اور رات کو جب درویش مطالعہ میں مشغول ہوتے۔ تو شاہ صاحب گوشہ مسجد میں تنہا اندھیرے میں بیٹھا کرتے۔ انہیں شروع سے ہی تلاش مولےٰ کی لگن تھی" یہ ہے وُہ تقوےٰ جسے بیعت سے پہلے حاصل کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اس غوث زمان کی طفیل ذکر و فکر کے ثمرات عطا فرمائے اور اسی سلسلہ عالیہ میں دنیا میں زندہ رکھے اور محشر میں اسی سلسلہ میں اُٹھائے آمین یا مولا کریم

(محمد شفیع خطیب جامع مسجد ہیڈ رسول ضلع گجرات)

نظم دربارہ نماز

(از جناب منشی مختار علی خاں صاحب مہاجر رہتری۔ حال چک ۴۳ ڈی-بی)

نمازی جو دنیا میں انساں ہوں گے
خدا کی قسم وہی ذی شان ہونگے
پڑھیں گے جو دِل سے نمازیں یہاں پر
تو بے شک وہ جنت کے سلطان ہونگے
نبی کی محبت میں جو مر مٹے ہیں
وہی اہل ایماں و عرفاں ہوں گے
ہیں جنت میں حوریں طلبگار ان کی
نمازوں کے جو جو قدرداں ہوں گے

نبی کا یہ کہنا ہے سُن لو عزیزو
نمازی ہی مولےٰ کے مہمان ہوں گے
نمازوں سے اپنی جو رہتے ہیں غافل
وہی قہر دوزخ میں غلطاں ہوں گے
ملے گی سزا سب سے زیادہ انہی کو
دکھاوے کے جو جو مسلماں ہوں گے
گریں گے جہنم میں کٹ کٹ کے بیشک
نمازوں سے اپنی جو انجاں ہوں گے

خدایا ہمیں رکھ ہمیشہ نمازی
نبی جی ہمارے مہرباں ہوں گے
ڈرو بے نمازو خدا کے قہر سے
شدائد حشر کے نہ آساں ہوں گے
نمازوں کو تم نماز دِل سے بڑھا کر
یہی تیری بخشش کے ساماں ہونگے

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و حبیب العظیم

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(ختم نبوت)

از
محمد عنایت جماعتی
موضع جادہ
جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ذین النبی لحبیبہٖ المصطفےٰ و مَنّ علی المؤمنین بنبیہ المجتبےٰ الصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ و حبیبہٖ و رسولنا و نبیا و سیدنا و ملجانا و ماوانا و قرۃ عیونِنا محمدٍ خیرِ الوریٰ و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین ۔ اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الیوم اکملت لکم دینکم پ ۶ ع ۵

الحمد للہ رب العالمین ۔ سورہ فاتحہ)

ترجمہ :۔ سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں ۔ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے ۔ یعنی کائنات انبیاءؑ ہیں سارے جہانوں میں (خواہ وہ اٹھارہ ہزار ہوں یا کتنے) جو چیز بھی ہے ۔ سبھی کا وہ پروردگار ہے

(۲) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین (سورہ انبیا (پارہ ۱۷ آئت ۱۰۷)

ترجمہ :۔ نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سارے جہانوں ۔ عالموں کے لئے رحمت ۔ یعنی جن جہانوں کا میں پروردگار ہوں ۔ اے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُن کے ذرّے ذرّے کیلئے رحمت ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے جیسا ارشاد ہوتا ہے ۔ فضّلنا بعض النبیین علیٰ بعض (سورہ بنی اسرائیل ع ۶ ایت ۵۵) یا تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض (تلک الرسل) مگر عالمین کے لئے رحمت کے خطاب سے فیضیاب ہونا آپ ہی کی خصوصی شانِ عظیم ہے :۔

(۳) پھر ارشاد گرامی ہوتا ہے لتکون للعالمین نذیرا (سورۃ الفرقان پارہ ۱۸)

ترجمہ :۔ ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا تاکہ آپ ہو دیں عالمین کے لئے ڈرانے والے ۔ نبیوں کو نذیر و بشیر بنا کر بھیجا جاتا ہے ۔ پہلے نبی کسی مخصوص طبقہ ارض کے لئے مبعوث فرمائے جاتے رہے ۔ مگر آپ کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ آپ کو عالمین کے ہر طبقہ کے لئے جن کا میں رب ہوں رحمت اور نذیر (رسول) بنا کر بھیجا جا رہا ہے ۔ اور یہ بھی آپ ہی کی خصوصی شان ہے

(۴) وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس و لٰکن اکثر الناس لا یعلمون ط (القرآن) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہان کے لوگوں (الناس ۔ ناس ۔ بمعنی جن یعنی جمیع سب جنوں اور انسانوں کے لئے) واسطے ڈرانے والے مگر اکثر بے سمجھ ۔ بے وقوف ۔ بے علم ۔ بے نور لوگ) لوگ نہیں جانتے ۔ دیکھئے سارے لوگ مخاطب ہیں ۔ اور لیجئے ۔

(۵۱) پھر ارشاد مزید ہوتا ہے: قُل یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُم جَمِیعًا ؕ (پارہ ۹ سورہ الاعراف ع ۱۹ آئت ۱۵۸) ترجمہ: فرما دیجئے اعلان فرما دیجئے کہ اے سارے جہان کے لوگوں (اپنے آپ کو آدمی اور اشرف المخلوقات کہنے والوں۔ اپنے کو انسان کہنے والو لفظ ناس بھی شامل ہے) میں پیغمبر ہوں اللہ کا (اللہ کی طرف سے) جو الناس اور عالمین کا رب ہے، تمہارے سب کی طرف۔ دیکھئے سب لوگوں کو خطاب کروایا جا رہا ہے۔ کہ ان سب کے لئے رحمت عالم و عالمیان رسول بھیجا جا رہا ہے۔ یہ بھی آپ ہی کی خصوصی شان مبارک ہے۔

(۵ الف) یا جیسے وارسلنٰک للنّاسِ رسولًا (سورہ النساء)

(۶) قٓ۔ والقرآن مجید (سورہ قٓ پارہ ۲۶ ع ق قسم ہے قرآنِ بزرگ (بزرگی والے کی)، دیکھئے بزرگ نبی پر بزرگ کتاب نازل فرمائی جا رہی ہے

۷:- القرآن کریم پارہ ۲۷ (سورہ الواقعہ) ترجمہ:- بیشک یہ پڑھنے کی چیز ہے باکرامت (قرآن عزیز) ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے لقول رسولٍ کریم (پارہ ۲۹)۔ یہ ارشاد گرامی رسول باکرامت کا ہے اسی لحاظ سے باکرامت قرآن مجید کے نزول کا بیان ہے

۸:- اب اتنی بزرگ تریں کتاب کن کے لئے لائحہ عمل ہے سو ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو
تبارک الذی نزل الفرقان علٰی عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا پارہ ۱۸ سورہ الفرقان۔
ترجمہ بڑی برکت والی ہے وہ ذات (مقدس) جنے اپنے بندہ خاص پر قرآن مجید) نازل فرمایا تاکہ ہو وے واسطے عالمین کے ڈرانے والا۔ یعنی یہ کتاب مقدس و برتر سارے جہانوں کے لیئے ڈرانے کے لیئے ہے (اور راہ عمل اختیار کرنے کیلئے

۹:- پھر فرماتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس بینٰت من الھدی و الفرقان ط پارہ ۲ سورۃ بقرہ آئت ۱۸۵:

ترجمہ:- مہینہ رمضان شریف کا، ایسا بابرکت ہے کہ جس میں قرآن پاک نازل فرمایا گیا ہے (جس میں ہدائت) جو ہدائت واسطے لوگوں کے (جمیع اور دلیلیں (واضح دلیل) ہدائت سے اور معجزہ - یعنی قرآن پاک ہے جہاں کے لوگوں کے لئے جب تک جہاں قائم ہے ان کے لئے یہ سر چشم ہدائت اور ہدائت دکھانے کے لیئے اور ہدائت دکھانے کے لیئے واضح اور روشن دلیل رکھتا ہے۔ یہ اعجاز اسی کتاب سے مخصوص ہیں۔ پہلی کتابیں وقتی اور کچھ زمانے کے لئے تھیں

۱۰:- ارشاد وارد ہے۔ اِنَّ اوّل بیتٍ وُضع للناس للذی ببکۃ مبارکًا وَّ ھدًی للعالمین ع (پارہ ۴ سورہ آل عمران آئت ۹۶:-
ترجمہ بے شک تحقیق یہ بالکل سچی بات ہے جو پہلا گھر مقرر کیا گیا (بنایا گیا) واسطے لوگوں کے وہ ہے مکہ (مکرمہ) میں ہے اور وہ ہدائت واسطے عالموں کے واسطے عالمین کے

۱۱:- وَاِذ جعلنا البیتَ مثابۃً للناس وَ امنًا۔ ترجمہ:- جب کیا ہم نے کعبہ (شریف) کو جائے ثواب

(آیات مندرجہ بالا کی روشنی میں) (پارہ الم سورہ البقرہ)

واسطے (سارے) لوگوں کے اور انس والا

لفظ المسلمین" اور کفۃ للناس کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ جس کلام پاک میں متعدد

جگہ پر تصریحات مل سکتی ہیں۔ مضمون کے طوالت کے خوف سے ادیب کی لکھی ہوئی آیات پر چند تبصرے:۔

مندرجہ بالا مضمون کو ذہن میں رکھنے سے معلوم ہوتا ہے

(۱) اللہ سارے جہانوں اور سارے لوگوں کا پروردگار ہے

(۲) حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں اور سارے (سب) لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول

مبعوث فرمائے گئے ہیں

(۳) آپ پر جو کتاب (قرآن پاک) فکر و عمل۔ راہ ہدایت کیلئے۔ رابطہ حیات۔ زندگی بسر کرنے کا طریقہ بتانے والی وغیرہ

وغیرہ نازل فرمائی گئی ہے وہ سارے جہانوں اور سب لوگوں کے واسطے ہے:۔

(۴) جو عبادت خانہ۔ عبادت کا مرکز آپ کے لئے فرمایا گیا ہے۔ وہ سارے جہان کے لئے رحمت اور ہدایت ہے

اور سارے بنی نوع انسان اور بنی نوع آدم کے لئے ہے:۔

اب جو ان میں سے ایک کو بھی اپنے لئے علیحدہ تلاش کرے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ بنی نوع آدم سے ہی نہیں ہے۔

کیونکہ اگر وہ ایسا ہوتا یا اپنے کو خیال کرتا۔ تو اس کے لئے ضابطہ حیات پہلے ہی قائم شدہ ہے:۔ بلکہ کائنات

کی خبیث سے خبیث چیز (حتیٰ کہ خنزیر تک بھی) کے لئے قرآن پاک رحمت ہے۔ کیونکہ وہ یہ سب عالمین میں ہیں

اب جو کوئی بھی علیحدہ رہ کر اور رستہ اختیار کرے گا۔ بدترین مخلوق تصور کیا جائے گا۔ اور بنی نوع انسان کی صف

سے دھکیل کر نکال دیا جائے گا۔ چہ جائیکہ نبوت کا اعلان کرے۔ کیونکہ حق شانہٗ کو یہ دین بہت پسند ہے۔ ہر ایک

کی محبت کو ختم کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

پارہ ۶ ع ۹:۔ یعنی ہم نے آج کے دن تمہارے دین کی تکمیل کے درجہ تک پہنچا دیا۔ اور اپنی تمام نعمت

تم پر تمام کی۔ اور میں تمہارے مذہب دین اسلام پر بہت خوش ہوں۔ اس لئے تو ارشاد ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ:۔

ترجمہ جو کوئی بھی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا یا پسند کرے گا) یہ بالکل نہیں قبول کیا جائے گا۔

اگر اس نے اس دنیا میں شیطانی وساطت سے کچھ لوگ مرتد بھی کر لئے اور گمراہی کے دامن میں گرفتار بھی کر لئے

تو یاد رکھے اس آرام کی وجہ سے جو اسکو دنیا میں اسے چند روز میسر ہوا۔ اسکے بدلے میں:۔

وھو فی الاخرۃ من الخسرین پارہ ۳ سورہ آل عمران آیت ۸۵ ۔ ترجمہ وہ آخرت میں ذلیل (رذیل)

اور خسارہ پانے والے لوگوں سے ہوگا:۔ آج دنیا میں لوگ جنہیں شریف لوگوں جیسی کلام کرنا بھی نہیں آتا۔ جنہیں

کردار اور تحریر کا پتہ نہیں۔ جو ہمیشہ بدمذہبی اور بدچلنی میں زندگی بسر کرتے رہے۔ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ہدایت

حاصل کے ہمارے طرز عمل کے کہیں بھی نہیں۔ حتے کہ اس زعم میں نبوت کا اعلان ہوتا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کیا جاتا ہے

کہ قرآن مجید پر ہم ہی چل رہے ہیں۔ اور ہم ہی نے اس صحیفہ کو سمجھا ہے۔ حالانکہ وہ مقدس صحیفہ جیسے میں نے اوپر

ثابت کیا۔ انسان تک نہیں شمار کرتا

ہیں نے دو لفظوں المعلمین اور الناس کو جمع کیا ہے۔ تو جب تک عالمین اور الناس موجود ہوں گے۔ کوئی نیا دین

قرآن۔ رسول کعبہ منتخب نہیں ہوگا۔ اور دور حکومت خدائے برتر کا دورِ رسالت سید عالم حبیب کبریا صلی اللہ

علیہ وسلم کا ہی ہوگا۔ مگر اس خیال سے کہ اگر کسی صاحب خانہ ساز نبوت کی تعمیر کا خیال ہو۔ ان آیات کی جن میں صریحاً

ختم نبوت کا اعلان ہے۔ غور کرے (حق شانہٗ نے (اتمام محبت کمال درجہ تک پہنچا دی) سو ارشاد گرامی ہے۔

(۱) ماکان محمد اباحد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (القرآن پارہ ۲۲)

ترجمہ:۔ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے

والے۔ یعنی آپ پر نبوت ختم ہے۔ اب جو بھی یہ اعلان کرے کذاب اور دجال ہے۔ حضرت سید عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے حدیث پاک میں بھی واضح فرما دیا۔ ترجمہ مُبر اکتفا ہے :۔

(۱) ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک اُن میں سے نبوت کا دعوے کرے گا۔ حالانکہ میں نبیوں

کا ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ معلوم ہوا۔ کرامت محمدیہ میں۔ جو بھی مدعی نبوت ہو کذاب ہو

(مشکوٰۃ۔ ابوداؤد۔ ترمذی باب الفقف)

(۲) جس زمانہ میں آدم گوندھی ہوئی مٹی کی ہیئت میں تھے میں اُس وقت بھی خدا کے نزدیک نبیوں کے ختم کرنے والا

لکھا ہوا تھا (مشکوٰۃ باب فضائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) فرمایا میں قائد انبیاء ہوں۔ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا بلکہ انکشاف حقیقت ہے (دارمی مشکوٰۃ)

(۴) فرمایا۔ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں میں عاقب ہوں اور عاقب سے یہ مراد ہے کہ میرے بعد

کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم شریف)

(۵) فرمایا۔ میں چھ باتوں میں اور دوسرے نبیوں پر فضیلت رکھتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہیں کہ میں تمام کائنات

کی طرف رسول بنایا گیا ہوں۔ اور دوسرے میرے ساتھ نبیوں کو ختم کیا گیا (تکمیل نبوت)

(مشکوٰۃ شریف) یہاں چھ میں سے دو ہی فضیلت بیان ہیں

(۶) بنی اسرائیل کی سیاست کی باگ ڈور نبیوں کے ہاتھوں رہی۔ جب ایک نبی فوت ہوتا۔ تو اُس کا دوسرا

جانشین نبی ہی ہوتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ عنقریب خلفاء کا سلسلہ شروع ہوگا (بخاری۔ اسی طرح میرا ہو

آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ تیرے اور میرے درمیان وہ نسبت ہے کہ

موسےٰ اور ہارون علیہ السلام کے درمیان تھی۔ مگر یاد رکھیئے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (یعنی ان کی عدم موجودگی میں حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے۔ مگر آپ نہیں (بخاری شریف)

(۸) فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو عمر ہوتے (مشکوٰۃ)

(۹) فرمایا۔ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ بس میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہوگا۔ (ترمذی شریف)

(۱۰) فرمایا میری اور میرے پہلے نبیوں کی مثال ایک محل کی ہے۔ جس کی عمارت اچھی بنائی گئی ہو۔ مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ لوگ اس کے اردگرد گھومتے ہوں۔ اور حسن عمارت پر تعجب کرتے ہوں۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی پاکر حیران ہوتے ہوں۔ سو میں وہ مبارک اینٹ ہوں کہ جس نے اس جگہ کو پُر کردیا۔ میری ذات کی وجہ سے محل نبوت کی تکمیل ہوگئی۔ اب تکمیل دین ہو چکی ہے جو بھی اس سے زیادتی کرے گا۔ یقیناً ظالم ہوگا۔ فمن اظلم ممن افترا علی اللہ الکذب۔ ہاں ہاں اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدائے برتر پر جھوٹ باندھے ایسے لوگوں کے لیے خدائے عزوجل نے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے قصہ مختصر:۔

خدا یکتا الوہیت میں تو یکتا رسالت میں ٭ کسی کو اب نبی ہونے کا دعوےٰ ہو نہیں سکتا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ارشادات

از حافظ ظفر حسن فریدی، چکوال

۱:۔ تحصیل علم ایسی شرافت ہے۔ جو تمہارے ارکان میں شامل ہے۔ اس پر تم کو بھروسہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنے فرائض میں شمار کرنا چاہیئے:۔

۲:۔ اپنی زندگی میں علم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرو۔ اور اپنے مرنے کے بعد اپنی خوبیاں یادگار چھوڑو

۳:۔ اگر تحصیل علم کوئی آسان کام ہوتا تو روئے زمین پر کوئی جاہل نہ ہوتا۔

۴:۔ یہ چار چیزیں ایسی ہیں۔ کہ اگر کوئی اختیار کرے تو کبھی نقصان نہ اٹھائے:۔

۱۔ جس کے پاس عقل ہے وہ کبھی محتاج نہیں رہ سکتا۔

۲:۔ حماقت سے بڑھ کر کوئی نادانی نہیں

۳:۔ غرور اور خود بینی سے بڑھ کر کوئی وحشت نہیں ۴:۔ بے عقلوں سے بچو

بے نمازی مشرک ہو جاتا ہے

مرسلہ از احقر العباد بندہ ممتاز علی خاں ممتاز جماعتی ریٹیرڈ حال چک نمبر ۴۳ ڈی۔ بی۔ بلوچ رنگپور مبگور خوشاب

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّاٰت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ونشھد ان سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ اما بعد فقال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید۔ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ بفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

پارہ اکیسواں سورہ روم آیت اکتیس :-

دوستو اللہ تعالیٰ اپنے قرآن پاک میں مندرجہ بالا آیات میں فرماتے ہیں۔ ترجمہ :- اور کھڑی رکھو نماز اور مت ہو شریک والوں میں۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو نماز کی تاکید کو اس قدر فرماتا ہے۔ کہ شرک کرنے والوں میں مت ہو جاؤ۔ نماز کو قائم رکھو۔ شرک والا کس طرح بن جاتا ہے۔ سنیئے :-

شیطان ملعون انسان کو ہر حیلہ و بہانہ سے نماز سے روکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ نماز پڑھو۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑ کر جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ تو یہ خدا کے سوا دوسرے کی پیروی کرنی ہوتی ہے۔ تو خدا کے سوا دوسرے کی پیروی کرنے والا مشرک بن جاتا ہے۔ شرک کی مذمت اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ فرمائی ہے سورہ لقمان میں آیا ہے کہ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔ یعنی تحقیق شرک جو ہے۔ سب سے بڑا بھاری ظلم ہے سو مسلمان کو اللہ تعالیٰ اس ظلم عظیم سے محفوظ رکھے اور مشرک بننے سے بچاوے آمین :-

قرآن کریم نے تو بے نماز کو مشرک بتایا ہے۔ اور حدیث پاک میں جناب آقائے نامدار تاجدار مدینہ منورہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فداہ امی والی فرماتے ہیں کہ بے نماز کافر ہے سنیئے۔ وَمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ وَاُلْقِیَ فِیْ جَھَنَّمَ ثَمَانِیْنَ حُقْبَۃً۔

ترجمہ :- اور جس کسی نے ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑی بس تحقیق وہ کافر ہوا یا بس وہ نزدیک کفر کے ہوا اور ڈالا جائے گا جہنم میں ۸۰ حقبہ۔

دوستو! میرے حضرات رضی اللہ عنہ شہنشاہ علی پوری نور اللہ مرقدہ نے ایک حقبہ کی تشریح فرمائی ہے کہ ایک حقبہ ۸۰ ہزار برس کا ہوگا۔ اب ۸۰ حقبہ کرنا آپ حساب لگا لو۔ اور میں نے ایک کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک حقبہ ۸۰ برس کا۔ اور ان ۸۰ برسوں کا ایک ایک دن دنیا کے ہزار ہزار برس کے برابر ہوگا۔ اب آپ شمار

کریں۔ کہ ایک نماز ترک کرنا اور اس کو قضا بھی نہ پڑھنا۔ کس قدر عذاب ہے۔ جو صاحب نئی تہذیب والا یا پرانی طرز والا ہے۔ کئی ماہ کئی سال بلکہ تمام عمر نہ پڑھے۔ اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ بعض میرے دوست متعددہ کے نماز پر اگرچہ بکتے ہیں کہ جان بوجھ کر تو ہم نہیں چھوڑتے۔ غفلت سے نہیں پڑھی جاتی ہے۔ مگر اس کا جواب عقلمندی سے تو یہی دینا ہے۔ کہ بھئی ایک وقت کی تو غفلت سے نہ پڑھی۔ مگر دوسرے۔ تیسرے۔ چوتھے۔ پانچویں۔ چھٹے۔ ساتویں۔ پچاسویں بلکہ ہزارویں وقت کی کس نے نہ پڑھوائی۔ میرے صاحب بہادر یہ حیلے بہانے تو وہاں جہاں کہ احکم الحاکمین عدل و انصاف کی کرسی پر بیٹھیں گے۔ کام نہ آئیں گے۔ یہ شیطان حیلے بھی بتاتا ہے اور نماز سے بھی روکتا ہے تو اس کا حکم ماننے والا از روئے قرآن شریف مشرک بن جاتا ہے۔ اور از روئے احادیث پاک کافر۔ ایک حکائت میں آیا ہے کہ امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ باہر سبزہ کو تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خنزیر کے پیچھے دو کتے لگے ہوئے ہیں۔ اس خنزیر نے آنجناب کے دامن میں آکر پناہ لی کتوں کو آپ نے بھگا دیا۔ خنزیر کو جب ان دشمنوں سے پناہ ملی۔ تو خداوند تعالیٰ سے دعا کی۔ یا اللہ مجھ کو زبان دے۔ تاکہ کچھ امام زمنؓ سے کچھ عرض کر دوں۔ خنزیر بحکم رب العالمین گویا ہوتا ہے۔ کہ یا امام پاک میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ میں آدمی بن جاؤں۔ اس کی استدعا پر آپ نے درگاہ باری تعالیٰ میں عرض کی۔ حکم ہوا کہ اے میرے محبوب۔ آپ اس خنزیر سے کہہ دو۔ کہ قیامت کے دن دو صف انسانوں کی اٹھاؤں گا۔ یعنی بناؤں گا۔ صف اول میں نمازی اور صف دوم یعنی پچھلی صف میں بے نمازی۔ اگر تو نے انسان بن کر سرکشی کر کے نماز نہ پڑھی۔ تو تجھ کو بھی بے نمازوں کی صف میں کھڑا کروں گا۔ خنزیر پناہ مانگتا ہوا وہاں سے رفو چکر ہوا کہ یا حضرت میں تو خنزیر ہی بہتر ہوں۔ مگر بے نمازی بننا پسند نہیں ہے۔ دوسری روائت میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک عورت ان کے پاس توبہ کرنے کی غرض سے گئی۔ اور جا کر عرض پیرا ہوئی۔ کہ یا حضرت میں نے گناہ کبیرہ کئے ہیں۔ مگر اب صدق دل سے توبہ کرنے آتی ہوں۔ مجھ کو توبہ کرا دو۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا۔ کہ اے عورت کونسا گناہ کبیرا کیا ہے: جس سے توبہ کرتی ہے۔ وہ عرض کرنے لگی۔ کہ یا حضرت میں نے زنا کیا اور ولد الزنا۔ جنا اور اس کو قتل کیا۔ یعنی زنا سے اس کو لڑکا ہوا وہ اس نے مار ڈالا۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اے عورت یہاں سے نکل جا۔ ایسا نہ ہو کہ تیری نحوست سے آسمان سے آگ برسنے لگے۔ اور ہم کو بھی جلا دے۔ وہ بچاری جو سچے دل سے توبہ کرنے آئی تھی۔ وہاں سے بے نیل و مرام چلی گئی۔ اس وقت حضرت وحی علیہ السلام وارد ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ کا پیغام بعد از سلام سنایا۔ کہ یا موسےٰ آپ نے میرے توبہ کرنے والے بندے کو کیوں نکالا ہے۔ اس کو بلا کر توبہ کراؤ۔ پھر آپ نے اس عورت کو ڈھونڈ کر بلایا اور توبہ کرائی۔ حضرت وحی علیہ السلام نے موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ یا حضرت۔ آپ نے اس عورت سے زیادہ گناہ گار نہیں دیکھا۔ پھر خود ہی فرمایا کہ اے موسےٰ۔ اس عورت سے بڑا گنہگار بے نماز ہے۔

اللہ تعالےٰ بے نمازوں کو ہدائت دیوے۔ اور نماز پر قائم کرے آمین ثم آمین

آج کل میں جس چک ہوں وہاں پر ۳۵/۳۵ سال کی عمر کے مسلمانوں کو احقر نے نماز سکھا کر نماز پر لگایا ہے اب بھی کئی مرد مان اتنی ہی عمر کے یا اس سے کم کے بے نماز باقی ہیں۔ مگر میرے مرشد ارشد رضی اللہ عنہ کی برکت سے وہ اسی دیوانہ مرشد کے پاس بیٹھے ہیں۔ میں ان کو اسی قسم کے مسائل سُناتا ہوں۔ بہت سے لوگ نمازی بن گئے ہیں کچھ سیکھ رہے ہیں۔ خداوند عالم میرا یہ فعل مقبول فرما وے آمین ثم آمین۔

نماز کے بارے میں بہت بہت ہدایات آتی ہیں۔ مگر بیان کرنے میں کافی وقت اور بڑی کتاب کی ضرورت ہے۔ اس لیے اس کے اوپر اکتفا کر کے رخصت ہوتا ہوں۔ لو خدا حافظ :-

---

قصیدہ شریف

از نتیجہ فکر احقر ترین خلائق عاجز ممتاز علی خاں ممتاز جماعتی حوالدار کلرک بلوچ رجمنٹ چک ۴۳ ایم ڈی۔ بی رنگپور بھگور (خوشاب)

شاہ جماعتؒ ملت والے تم پہ لاکھوں سلام

تم ہی نبی کے راج دلارے
حسنؓ حسینؓ کی آنکھ کے تارے
بتول و علی کے خاص پیارے
تم ہو عظمت والے تم پہ لاکھوں سلام

حق نے تمہیں محبوب بنایا
اپنا تمہیں مطلوب بنایا
ہم کو تیرا مجذوب بنایا
تم ہو امت والے تم پہ لاکھوں سلام

رتبہ ہے تیرا سب سے عالی
دین و دُنی کا تو ہے والی
شاہ گدا ہیں تیرے سوالی
تم ہو دولت والے تم پہ لاکھوں سلام

مجھ پہ نگاہ کرم ہو حضرت
آپ کی حاصل ہووے نصرت
دل کی سب مٹ جاویں حسرت
تم ہو شفقت والے تم پہ لاکھوں سلام

جگ میں روشن تم ہو مولا
رنگ برنگا آپ کا چولا
مان لو اپنا مجھ کو گولا
تم ہو رفعت والے تم پہ لاکھوں سلام

سائل در پہ جو کوئی آیا..
خالی نہ اُس کو تو نے پھرایا
جو مانگا وہ حق سے دلایا
تم ہو قدرت والے تم پہ لاکھوں سلام

میں مسکین ہوں خادم تیرا
تیرے در پہ لایا ڈیرا
بھانڈا خالی بھر دو میرا
تم ہو رحمت والے تم پہ لاکھوں سلام

چوڑے والے پیر ہمارے
بگڑی بات بنادن ہارے
تم کو توڑ چڑھاون والے
تم ہو قسمت والے تم پہ لاکھوں سلام

ممتاز ہے تیرا ادنیٰ طالب
پورے ہوں سب اس کے مطالب
اور رنگ و مولا اس کا قالب
تم ہو رنگت والے تم پہ لاکھوں سلام

ف اس مصرع کی تصدیق میں مولانا رومی یا حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر شاہد ہے۔ اولیا را ہست قدرت از الٰہ - تیر جستہ باز گردانند زراہ۔ دوسری تصدیق حافظ محمد لکھوکے کا شعر جو میرے حضرت رضی اللہ عنہ کی زبانی سنا ہوا ہے۔ ہتھ دلی دے قلم ربانی لکھے جو من بھاوے۔ قدرت دتی رب ولیاں نوں لکھے لکھ مٹاوے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے حضور مرشد ارشد رضی اللہ عنہ کو بڑی قدرت کا مالک بنایا ہے۔ آپ کی نگاہ کرم سے دین و دنیا سے اور عقبیٰ سب کچھ درست ہو جاتے ہیں۔ مگر محبت کامل پیدا ہونی ضروری ہے۔ اور عقیدہ راسخ حاصل ہونا مقصود ہے۔

عالیجناب حضرت مولانا الحاج محمد خوب صاحب مدظلہ احمدآباد

ہجرت

صدق اللہ العلی العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی ذالک من شاہدین الشاکرین و الحمد للہ رب العالمین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

والذین ہاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا اوماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا و ان اللہ لھو خیر الرازقین

ترجمہ:۔ اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھربار چھوڑا یا مرگئے۔ تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا۔ اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے۔ ہجرت دو قسم کی ہے۔

(۱) ایک تو جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو اور جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسباب کو چھوڑنا۔ ان کی محبت دل سے نکالنا فی سبیل اللہ ہو تو اس کو ہجرت جسمانی کہیں گے اور :۔

(۲) نفس کی خواہشات کو ترک کرنا یا تو خواہشات منہیات ہو یا خواہشات مباحات ہو۔ بنیت تقویٰ۔ ترک کرنا فی سبیل اللہ ہو تو اس کو ہجرت نفسانی کہیں گے

ہجرت جسمانی

جسم کے متعلقین۔ عورت۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بھائی۔ بہن۔ پوتے۔ نواسے۔ خویش و اقارب۔ نزدیک کے دور کے اور محب دوست آشنا کو اور وطن یعنی شہر گاؤں نیز جسم سے تعلق رکھنے والے اسباب۔ جائیداد۔ مکانات۔ زمین۔ کھیتی باڑی باغات وغیرہ منقولہ و غیر منقولہ کو اور ان کی محبت کو فی سبیل اللہ چھوڑنا ترک کر دینا یہ ہجرت جسمانی ہے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث شریف ہے :۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ و المھاجر من ھاجر ما نھی اللہ عنہ

ترجمہ:۔ سچا مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہیں۔ اور مہاجر وہ ہے۔ جو خدا کی منع کی ہوئی باتوں سے ہجرت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس حدیث شریف کی شرح میں علامہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سچا مہاجر وہ ہے جو اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حق سبحانہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہے جو حق سبحانہ و تعالےٰ کی منع کی ہوئی باتوں سے انتہائی نفرت کرتا ہے ایسے شخص کے لئے دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں عزت ہے اور حضرت امام صالح الجزائری لکھتے ہیں۔ کہ سچا مومن اور سچا مہاجر وہ ہے جو ظاہر اور باطن اپنے مالک پر پورا پورا اعتماد رکھتا ہے اور اس کی محبت کے مقابلہ میں تمام رشتوں کو ٹھکرا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ماں باپ اور دوست احباب کی محبت کو بھی ہیچ سمجھتا ہے جب خدائی پکار اس کے کان میں پہنچتی ہے۔ تو سب کام چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور ہر لمحہ

اس کی فرمانبرداری کو سامنے رکھتا ہے۔ اور اس کی امتیازی شان یہ ہے۔ کہ وُہ دنیا کے امن کا محافظ ہے۔

ہجرت جسمانی کی مثال

علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں اعلیحضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا و ہادینا حاجی حافظ قادری مجدد محدث پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قدس اللہ تعالےٰ سرالعزیز کی سرپرستی میں بڑے پچاس سال سے انجمن خدام الصوفیہ کا جلسہ اکثر ماہ مئی میں ہوا کرتا تھا۔ علی پور شریف میں حضرت اقدس روحی لہ الفدا کے تین صاحبزادے علوم شریعت میں ناضل رموز طریقت میں کامل دینی دنیوی امور سے واقف ہمہ صفات موصوف۔ نیز بھتیجے۔ پوتے۔ پڑپوتے۔ نواسے سارے خاندان عالیہ کے چھوٹے بڑے شریعت حقہ کے عامل عابد متقی پرہیزگار ہیں۔ ہر ایک کے چہرے پر انوار اولیائی جلوہ گر ہے۔ ہر ایک بجائے خود نور علیٰ نور ادام اللہ فیوضھم و برکاتہم علیٰ رؤس الخادمین موجود ہیں۔ مزید برآں درویش کثیر تعداد میں جنہوں نے اپنی زندگی خدمت عالیہ میں وقف کی ہوئی ہے اور جان نثاراں یاران حضرت اقدس کے فرمان پر لبیک کہنے والے حاضر رہتے ہیں۔ یہ سب حضرت کی محبت کے اس قدر قائل ہیں اور ہر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کو میرے ساتھ جو محبت ہے۔ وُہ دوسرے کے ساتھ نہیں ہے۔ یہاں اتنا کہنا میرا بے جا نہ ہوگا کہ مجھے اپنے شہر میں بارہا تجربہ ہوا ہے کہ جب کسی کو کہا گیا ہے کہ تم پر حج فرض ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب کے جا کر آجاؤ ڈیڑھ دو مہینے کا سفر ہے۔ تو جواب ملا ہے کہ بیوی اجازت نہیں دیتی یا بچے ابھی منع کرتے ہیں یا احباب روکتے ہیں یا بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ یا بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ یا ابھی گھر بار بال بچوں کی محبت گھر سے نکلنے نہیں دیتی۔ ایسی رکاوٹیں صرف ڈیڑھ دو مہینے کے پاک سفر کے لئے کہی جاتی ہیں۔

دربار علی پور شریف

حضرت صاحب کا قصرِ معلیٰ دولت خانہ۔ پرانی حویلی۔ نئی حویلی۔ مویشی خانہ باغ سرائے۔ کھیتی باڑی۔ زمینیں سرسبز شاداب۔ جس کی ساری پیداوار درویشوں۔ زائرین۔ معتقدین یاراں کے لئے ہی خرچ ہو رہی ہے۔ علاوہ اس کے جنت نشان عالیشان نوری مسجد جس کو دیکھنے کے لئے عشاق دُور دُور سے آتے ہیں۔ ان سب کی محبت اور وطن کی محبت فطرت انسانی میں داخل ہے۔ یہ سب کا تعلق جسم کے ساتھ ہے۔ ان سب کو فی سبیل چھوڑنا بڑی بات ہے۔ واقعہ ہے سالانہ جلسہ ختم ہو چکا ہے۔ قرب و جوار کے یاران اور زائرین واپس چلے گئے۔ اب کچھ قدرے (دو سو۔ تین سو) یاران زائرین جو دور دراز شہروں سے آئے ہیں موجود ہیں۔ لیکن حضور نے مجھے بڑے دلآویز لہجے میں فرمایا کہ مجھے چھوڑ کر سب چلے گئے ہیں بھئی اپنے بھی چلے جاؤ۔ یہاں کچھ اشعار مجھے یاد آ گئے جو حضرت صاحب روحی لہ الفدا کی زبان مقدس سے کسی موقعوں پر سُنے ہیں ؎

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں۔ شام کہیں

شعر:۔ اُٹھ فریدا سُتیا تے لوکاں ویکھن جا۔ مت کوئی بخشیا مل جائے تاں توں بھی بخشیا جا
کرشمہ دیکھنے کے قابل یہ ہوا۔ کہ حضرت صاحب کا یہ خیال فرمانا تھا۔ کہ یاروں کی اپنے وطن حضرت صاحب کو
لے جانے کی درخواستیں شروع ہوگئیں۔ متعدد جگہ کے یاراں اصرار کرتے ہوئے عرض معروضات پیش کر رہے ہیں
حضرت صاحب ہمارے وطن میں رونق افروز ہوں:۔

لطیفہ

مہت برس کا واقعہ ہے۔ کہ جلسہ ختم ہو چکا تھا۔ پرانی حویلی میں پشاوری کمرے میں حضرت صاحب نے ظہر کی
نماز ادا فرمائی۔ اور نماز کے بعد دست بوسی کرتے ہوئے یاران حضور کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ اب امرتسر والے یاراں
کہنے لگے۔ کہ حضور کی تشریف آوری کی ہمارے ہاں ضرورت ہے۔ پشاوری یاراں کہنے لگے کہ حضور ہماری عرض
قبول فرما دیں۔ جموں کے یاران ضد کر رہے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں بے دینی پھیل رہی ہے۔ حضور کی ضرورت ہمارے
ہاں ہے۔ کوہاٹ کے یاراں عرض کرتے ہیں۔ کہ عرصہ دراز سے حضور کے دیدار پُر انوار سے ہمارے
یاراں محروم ہیں۔ حضور ہمارے حال پر کرم فرمائیں الغرض جگہ جگہ کے یاراں اپنی اپنی روٹی پر دال کھینچتے رہے
ان سب کی معروضات سن کر حضرت صاحب نے ایک دِلآویز ادا سے پیارے لہجہ میں فرمایا سُنو
پیاسے کوئیں کے پاس جاتے ہیں کنوآں پیاسوں کے پاس نہیں جاتا" ہیں بھائی ٹھیک ہے ہیں نا"
یہ فقرہ متعدد بار فرماتے رہے۔ حاضرین یاراں ایسا معقول جواب سن کر خاموش ہو گئے اک سناٹا سا چھا گیا
(یہ سما قابل دید تھا) لیکن حضور کے ہی پرتو نے یہ تصرف کیا۔ کہ جموں کے ایک محترم منشی صاحب پاس کھڑے تھے
جھک کر دست بستہ عرض کرنے لگے۔ کہ کنواں تو جو ہوگا وہ ہوگا۔ حضور کو کوئیں سے کیا نسبت ہے۔ حضور تو ابر رحمت
ہیں۔ دور دراز دورہ کر کے پیاسوں کو سیراب فرماتے ہیں (یہ سما بھی قابل دید تھا) میں نزدیک کھڑا دیکھ رہا تھا کہ حاضرین
یاروں میں اک نئی جان پڑ گئی۔ حضرت صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے جناب منشی صاحب کی طرف نورانی نظر ڈالی۔
اب کیا تھا۔ پھر ہر طرف معروضات پیش ہونی شروع ہو گئیں۔ اور حضرت صاحب قبلہ روحی له الفدا نے اپنے تمام
جسمانی تعلقات کو چھوڑ کر فی سبیل اللہ رشد و ہدایت اور فیوض و برکات کے چشمے بہانے کے لئے اپنے راحت و آرام
اور وطن کو ترک کر کے دور دراز سفر اختیار فرمائی۔ اور اسی طرح ہمیشہ ہجرت جسمانی اختیار فرماتے رہے ہیں:۔
اب اگر ہندوستان میں کہیں جانے کا خیال نہ فرمایا۔ تو یہ بھی دنیا جانتی ہے۔ کہ رات دن آقائے نامدار مولائے غمگسار
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا، نعت و توصیف ہی سُنانا اور سنتے رہنا آپ کا ہمیشہ مشغلہ رہا ہے۔ لہذا کبھی
یوں بھی ہوا ہے۔ کہ نعت سُن رہے ہیں اور ارادہ فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ ہم حج کعبہ شریف اور دیار محبوب
علیہ والصلوٰۃ والسلام میں حاضری دینے جائیں گے یہاں اب گھر پر تشریف نہیں لے جائیں گے:۔ بلکہ سفر میں ہیں اور

فرماتے ہیں کہ گھر پر اطلاع دے دو۔ اور راہ میں پڑتے شہروں کے یاروں کو اطلاع دے دو۔ تاکہ نورانی دیدار سے اپنی آنکھیں نورانی بنالیں۔ اور شربت دیدار کے پیالے سیراب ہولیں۔ اور حضرت قبلہ نے پنتالیس سے زیادہ حج ادا فرمائے۔ اور دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف و لطف حاصل فرمایا ہے۔ حضرت صاحب اکثر فرماتے۔ کہ نماز اور روزہ جسم کی عبادت ہے۔ جسم کی قربانی ہے۔ اور زکوٰۃ مال کی عبادت مال کی قربانی ہے لیکن حج میں جسم اور مال دونوں کی عبادت۔ دونوں کی محبت دل سے دور کرنا دونوں کی قربانی ہے۔ شعر

اپنا نہیں شیوہ یہ کہ آرام سے بیٹھیں ٭ فرصت خدا نے دی ہے تو کعبہ ہی کو ہو آئے

یہاں یہ ظاہر کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ حضرت صاحب ریل میں سفر فرما رہے ہیں تو ساتھ بیٹھنے والوں کو حدیث اور قرآنی احکام فرما رہے ہیں۔ ذکر اور مراقبہ کی تلقین فرما رہے ہیں۔ حضرت صاحب کے قدموں کے ساتھ سافری کرنے والے بہت سارے یاران اور غیر یاراں جانتے ہیں۔ کہ جہاز میں تمام مسافروں کو جمع کر کے ہر روز گھنٹوں وعظ سنانا حضرت صاحب کا مشغلہ رہا ہے۔ نیز مکہ مکرمہ میں جا کر بھی بے خوف و خطر نڈر ہو کر شریعت حقہ کے احکام اہل سنت والجماعت کے مسائل علی الاعلان سناتے رہے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت صاحب قبلہ روحی لہ الفدا قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے جسمانی تعلقات سے ہجرت فرما کر جسمانی راحت و آرام کو فی سبیل اللہ قربان کر دیا۔ حضور کی طبیعت کی نادرستی کبر سنی اور ضعف کا خیال کرتے ہوئے کسی جاں نثار یار نے کچھ آرام لینے کے لئے عرض بھی کی تو حضور نے سنا دیا۔ شعر

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے ٭ تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے

یہ سچی ہجرت جسمانی فی سبیل اللہ ہے ٭ (باقی پھر)

تاریخ وفات

جناب رائے مقبول احمد صاحب قلانوٹھی مرحوم

مقبول قبلۂ عالم تھے مطلوب زماں مقبول احمد ٭ داخل ہیں جوارِ رحمت میں ہیں زیب جہاں مقبول احمد

یارانِ طریقت کے شیدا جیسے تھے کہاں ایسے پیدا ٭ مرشد کی محبت جانتے تھے دین و ایماں مقبول احمد

رہتے تھے مراد آباد میں جب تھا قادری طاہر پہ کرم ٭ بھولے نہیں ہم کو جا پہنچے جب پاکستان مقبول احمد

مقبول تھے ہند و پاک میں وہ تاریخ بھی ایسی ہی نکلی

مقبول خدا مقبول نبی محبوب جہاں مقبول احمد

سفرنامہ منظوم صاحبزادہ عالی قدر بلند مرتبت معلی الالقاب فضیلت مآب مولانا الحاج الحافظ السید حیدر حسین شاہ صاحب

نورِ دیدۂ جگر گوشۂ رسول حضرت قبلہ عالم امیرِ ملت الحاج الحافظ القاری السید شاہ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز

للہ الحمد کہ ہے کعبہ اطہر کا سفر
وہ علی پور سے فروری میں رخصت ہونا
پانچویں مارچ کو بحرین میں ہم جا پہونچے
تھے کنارے پہ لیئے کار جناب انور
لانچ میں بیٹھ کے الجنبر سعودی پہونچے
تھا سفر ریل کا طہران سے تا بہ ریاض
ہو گیا حد سے فزوں دل میں جو ذوق دیدار
بارک اللہ نظر کعبہ اطہر آیا
دونوں عالم نے جھکایا ہے جہاں سر اپنا
وہ معلم کہ جو مشہور ہیں سید جعفر
قبلہ عالم ہی ٹھہرتے تھے ایسے گھر میں سدا
گیارہ دن تک رہا اس خانہ عالی میں قیام

بارک اللہ کہ ہے شوق زدہ قلب مضطر
اور یکم مارچ کراچی سے دِن جانے کا..
شمس اور اپنے شفیق آئے وہاں پر لینے
تین دن تک رہے ہم چین سے اُنکے گھر
اور پیر کار میں آرام سے طہران گئے
سامنے آنکھوں کے پھر آگیا باب فیاض
چلے کعبہ کی طرف پڑھتے ہوئے یہ اشعار
للہ الحمد قرارِ دِل مضطر آیا
اے خوشا بخت کہ اللہ کا وہ گھر آیا۔
تھا ٹھہرنے کے لِئے سنت قبلہ یہ گھر
تھی میرے واسطے یہ فخر و مسرت کی جا
رات دِن شغل طواف پہ درود اور سلام

سنگ اسود کے لئے سینکڑوں دل سے بوسہ | اسی ایام میں عمرے بھی ادا تین کئے
اسی طرح کعبہ میں گذرے سبھی ایام بعید | یعنی دو ختم کئے بیٹھ کے قرآن مجید
بخشا سرکارِ علی پوری کو پھر اُس کا ثواب | آب زمزم بھی فکاہات و مٹھائی نایاب
ایک تڑپ دل میں مدینہ کی ہوئی جو پیدا | نعت پڑھتے ہوئے طیبہ کا سفر ہم نے کیا

اشعار نعتیہ

(جناب منشی شوکت حسین شوکت مرادپوری)

آرزو ہے درِ سرکار پہ ہو سر اپنا | اور سب حال سنائے دلِ مضطر اپنا
قسم اللہ کی فردوس کو قرباں کر دوں | مجھ کو سرکار بنا لیں جو سگِ در اپنا
سبز گنبد کی بہاروں پہ فدا جان و دل | آرزو ہے وہ دکھلائے مجھے منظر اپنا
روضہ پاک نگاہوں میں ہے اللہ اللہ | للہ الحمد کہ جاگا ہے مقدر اپنا

سر ہے سجدے میں مرے لب پہ ہے مدحت شوکت
عشق احمد نے دکھایا ہے یہ جوہر اپنا ...

پہلے میں طیبہ میں مولانا ضیاء کے ٹھہرا | بعدہ خان بہادر کے میں کمرہ میں رہا
تین دن تک ہوئی رحمت کی جو بوندا باندی | بھر گئی پانی ہی پانی سے یہاں ہر وادی
بخشی جی، اور ضیا صاحب و فضل الرحمٰن | دیکھنے کو گئے سب ساتھ یہ دو دن طوفان
شب برات اپنی یہاں رات تھی اور عید تھا دن | اللہ اللہ کہ یہ قابل صد دید تھا دن
واپسی جدہ کو پھر اپنی ہوئی طیبہ سے | اور پھر اُڑ کے سفینہ میں ریاض آ پہونچے
یہاں صدیق وہ لقمان ملے اڈے پر | شاہی مہمان ہوئے شاہ عرب کے وہ گھر

سمجھا مہمانی کو کچھ ہم نے نہ اپنے قابل ✤ سُنتِ قبلہ عالم پہ رہے ہم عامل
فون پھر کر کے منگائی گئی اڈہ پہ کار .. ✤ اور کوئٹ کو گئے لاری میں ہونے کو سوار
مل گئے ایک عرب راہ میں آتے جاتے ✤ نام قبلہ جو سُنا لے گئے وہ گھر اپنے
دل سے کی اُس نے مدارات خدا خوش رکھے ✤ عمر بھر اُس کی محبت کو نہ ہم بھولیں گے
علی ہجرانی کے گھر ہم رہے مہمان واللہ ✤ پانچ دن تک متواتر رہی بارش اس جا
اُس نے بس پر ہمیں کوئٹ کی کیا جا کے سوار ✤ راہ طے کرتے ہوئے پہنچ گئے آخر کار
پاسپورٹ کو وزارت میں کیا جب داخل ✤ کہا حاکم نے کہ ویزہ نہیں تم کو حاصل
تم ہو جاسوس بغیر اذن کے آئے ہو یہاں ✤ چار سال اس کی سزا کاٹو گے بن کے مہمان
عبدالرحمٰن تو گھبرا گئے سُن کر یہ نام .. ✤ مَیں نے دی ان کو دلاسا تو چلا اس سے کام
بھیجا حاکم نے ہمیں کونسلر کے پھر پاس ✤ تھا یہ انگریز اسے دیکھ کر آیا نہ ہراس
دے دیا ویزہ یہی کی بات بھی اُس نے احس ✤ تھا یہ سرکار علی پوری کا فیض روشن
اب جو آئے ہم لوٹ کے وزارت کے قریں ✤ خود وزیر دیکھ کے حیران ہوا ویزہ کو دیں
بولا اکیس برس سے ہوں ملازم اس جا ✤ اس زمانہ میں کوئی واقعہ ایسا نہ ہُوا
جانِ وایمان بچا اس سے تو پھرے گھر گئے ✤ روضہ طلحہ و زبیر پہ پھر جا پہونچے
حضرتِ انس کے روضہ کو جا کر دیکھا ✤ اور حسن بصری کی زیارت کا شرف ہم کو ملا
پھر سفر ہم نے کیا ریل میں ریلوینہ تک ✤ پہنچے پھر کار میں اُس سے نجف زیبا تک
روضہ مولا زینب کی نظر آئی بہار ✤ آدم و حوا وہ صالح کا بھی دیکھ آئے مزار

نوح کا آیا تھا جہاں وہ دیکھا ٭ اُگلا مچھلی نے تھا یونس کو کہاں وہ دیکھا
کرتے حسنین تلاوت تھے جہاں وہ دیکھا ٭ غسل کرتے تھے علیؑ آکے کہاں وہ دیکھا
پھر نجف سے ہوئے ہم کار میں بابل کو سوار ٭ جہاں نمرود خدائی کا ہوا دعوے دار..
حضرت ایوب کے چشمہ کو وہاں پر دیکھا ٭ کہ یہاں غسل کیا جب تو ملی اُن کو شفا
یہاں پانی بھی پیا اور زیارت بھی کی.. ٭ کربلا کے لیے پھر ہم کو یہیں کار ملی...
زیارت روضہ شبیر بھی کی اور دیکھا ٭ روضہ اکبر و عباس وہ گنج شہدا
پھر شہادت گہ حضرت کی بھی زیارت کرلی ٭ حاضری روضہ حُر پھر بھی وہاں جاکر دی
ہم نے سادات کے محلات بھی جاکر دیکھے ٭ ابن مسلم کے مزارات بھی جاکر دیکھے
پھر گئے بیٹھ کے ہم کار میں بغداد شریف ٭ روضہ غوث کی زیارت ہوئی پھر ہم کو نصیب
شبلی منصور و غزالی کا بھی روضہ دیکھا ٭ سرّی سقطی و جنید اُن کا بھی درجہ دیکھا
یہیں بہلول بھی سلمانؓ و زبیدہ بھی ہیں ٭ لڑکے عابد کے ہیں اور حضرت یوشع بھی ہیں
سہروردی کے بھی بانی کا یہاں ہے روضہ ٭ غوث کا ہے وہ خلیفہ جو کبھی ڈاکو تھا
پیرِ پیران کے ہے اُستاد کا روضہ بھی یہیں ٭ کاظمین میں ہے اماموں کے مزارات کہیں
ہم نے سو میل سفر ریل میں اس جا سے کیا ٭ انبیاء کے بھی مزارات کو جاکر دیکھا
دانیال اور ذکریا کا مزار آ دیکھا ٭ شیث و جرجیش و یونس کا بھی روضہ دیکھا
سب مقامات مقدس کی زیارت کرلی ٭ اپنی روشن اسی ہنگامہ میں قسمت کرلی
یہ کرم حضرت سرکار علی پور کا تھا ٭ ورنہ حیدر کے لیے یہ سفر دور کا تھا
حضرت حیدر علی شاہ کی رضا بھی مقبول ٭ اُن کے صدقہ میں شوکت کی دُعا بھی مقبول

حضرتِ امیر ملت قدس سرہٗ کے خدامونکی کرامات

میاں جی - حاجی محمد عالم شاہ خلیفہ مجاز عاشق صادق کے حالات و تاریخ وصال تو ناظرین رسالہ لمعات الصوفیہ میں پڑھ چکے ہیں -

شہر نجیب آباد یو - پی - میں یکم ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ کو نہائت شاندار عرس شریف ہوا - جس میں دور دراز کے بھی علماء کرام و صوفیائے عظام و یاران طریقت شامل ہوئے - آپ پہاڑی جنگلات میں اپنے برادر گوجروں کے ہمراہ دودھ کی تجارت کرتے تھے - اور بحکم مرشد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت بھی فرماتے رہتے - آپ کے اور برادری کے پیر بھائی سب جنگلوں میں آباد ہیں - آپ کے خادم خاص صوفی احمد بخش صاحب سجادہ نشین بھی ہیں اور خاص الخاص یار حاجی محمد عالم ثانی ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ فاتحہ عرس شریف اعلیحضرت امیر ملت مراد آباد میں تشریف لائے - اور بندہ سے مشورہ کیا - کہ میاں جی رحمۃ اللہ علیہ عرس شریف یکم ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ کو کرنا چاہتے ہیں - جنگل میں کریں یا نجیب آباد میں - کیونکہ شہر میں نہ کوئی پیر بھائی ہے اور نہ ہمارا گھر ہے - نہ کوئی سامان ہے بندہ نے یہی مشورہ دیا - کہ عرس شریف تو مزار مبارک پر ہوتا ہے - شہر نجیب آباد میں ہونا چاہیئے - کہنے لگے کہ اس کا انتظام آپ کے ذمہ ہے - اب ہمارے ساتھ چل کر امسال انتظام کرا دیجئے - آئندہ سال ہم لوگ خود کریں گے چنانچہ بندہ نے اپنے پیرو مرشد کے بھروسہ پر وعدہ کر لیا - اور مزار اقدس میانجی علیہ الرحمت پر حاضر ہو گیا - فاتحہ پڑھی - مراقبہ کیا - اور عرض کی کہ یا حضرت آج ہم لوگ یہاں عرس منانے کے واسطے حاضر ہوئے ہیں - آپ کے مہمان ہیں - یہاں کوئی سامان ہے نہ کوئی شناسا ہے - برسات کے ایام ہیں - قبرستان میں ایک ایک گز اونچی گھاس ہے کیچڑ پانی ہے . . . . قبرستان کے باہر صوفی احمد بخش صاحب مکان کی تلاش میں پھر رہے تھے - کہ قریب ہی کوئی کرایہ پر چند یوم کے واسطے مکان مل جائے - کیونکہ اپنی برادری کو تمام جنگلات میں شرکت کی دعوت دے رکھی تھی - قبرستان کے قریب جو مکان عالیشان دیکھا - تو معلوم ہوا کہ نواب زادہ حامد نبی خانصاحب عرف گاڈ صاحب رامپوری کا ہے - گاڈ صاحب نے خود ہی فرمایا - کس کی تلاش ہے - عرض کیا کہ میاں جی صاحب کے عرس کے واسطے چند یوم کے لیئے مکان کی تلاش ہے - گاڈ صاحب بھی سلسلہ چشتیہ بزرگوں کی اولاد ہیں - فرمایا - بغیر کرایہ حاضر ہے مکان ہی نہیں دیا بلکہ اور سامان فرش و فروش - قالین - گاؤ تکیہ - و برتن خورد و کلاں - دیگیں - پانی کے فلٹر اور بجلی کی روشنی بڑی سے بڑی بغیر اجرت پر عنائت فرمائیں - یہ سب ظہور میاں جی کی کرامت کا ہوا -

روئیداد عرس شریف مورخہ یکم ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۲۳ راگست ۱۹۵۲ء یوم شنبہ کو بر مکان گاڈ صاحب بعد نماز فجر تلاوت قرآن مجید کئی قرآن پاک کا ختم ہوا - نو بجے سے نعت خوانی شروع ہوئی اور قل شریف

پڑھا گیا۔ شرینی اور دودھ کی کھیر جو کہ دو تین من دودھ کی ایک دیگ میں رات بھر پکائی تھی۔ اتصال ثواب کیا اور تمام حاضرین جو قریباً دو تین سو سے زیادہ تھے۔ سب کو کھلائی گئی۔ شام کو بعد نماز ظہر نعت خوانی ہوئی اور قل شریف پڑھا گیا۔ اور عام دعوت لنگر دی گئی۔ چنانچہ بعد مغرب شہر کے لوگ کثرت سے آنے شروع ہوئے۔ اور مکان کا وسیع صحن۔ جس میں دو سو اڑھائی سو آدمی کھانا کھا سکتے پُر ہوگیا۔ اور سب نے شکم پُر ہو کے کھانا کھایا۔ اس کے بعد دوبارہ پھر مکان بھر گیا۔ اور سب کو کھانا کھلایا گیا۔ تیسری بار پھر ہجوم ہوگیا۔ اور دور دراز کے لوگ سُن سُن کر آگئے۔ وسیع مکان بھر گیا۔ اب تو تمام منتظم لوگ گھبرا گئے۔ کیونکہ کھانا صرف دو سو آدمی کے لائق یعنی صرف دو من آٹے کی روٹی باورچی کی دکان پر پکوائی تھی۔ اور رات ہونے کی وجہ سے اور پک نہیں سکتی تھی۔ قریبا چار پانچ سو آدمی تو کھا چکے اور دو تین سو آدمی دستر خوان پر بیٹھا ہے۔ اور پچاس ساٹھ باہر کے مہمان یاران طریقت جو کھلانے میں مصروف تھے باقی ہیں۔ اور روٹی تھوڑی سی رہ گئی تھی۔ ہر ایک بندہ کا ہاتھ پکڑتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ بندہ نے ہر ایک کو تسلی دی اور کہا کہ جو تھوڑی روٹی باقی رہ گئی ہے۔ بندہ کی چادر میں رکھدو۔ اور سب کو خوب کھانا کھلاؤ۔ الحمد اللہ کہ تیسرا نمبر بھی شکم پُر کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد کاؤ صاحب نے دروازہ بند کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو لوگ کھلا رہے ہیں۔ یا جو لوگ باہر کے مہمان ہیں۔ ان کو کھلا دیا جاوے۔ چنانچہ یہ چوتھا قریب ایک سو آدمی نے کھانا کھایا۔ اب صرف بندہ ہمراہی مرادآبادی اور صوفی احمد حسن صاحب و حاجی محمد عالم تاتی اور ان کے والد حاجی علی حسین صاحب باقی رہ گئے تھے۔ کھانے کے واسطے بٹھائے گئے تو بندہ نے عرض کیا پہلے مکان کا دروازہ کھولدو۔ اور جو باہر کھڑے ہیں ان کو کھلا دو۔ تب خود کھاؤں گا۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تمام رات لوگ آتے رہیں گے۔ بندہ کھلاتا رہے گا۔ سب کے بعد خود کھائے گا:۔ اور جب تک بندہ نہیں کھائے گا روٹی ختم نہ ہوگی۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ اور پہلے کی طرح مکان بھر گیا۔ یہ پانچواں نمبر بھی خیر و خوبی کھانا کھا گیا۔ تو بندہ نے دروازہ کے باہر دیکھا۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچے اور مانگنے والے فقیر جمع ہیں۔ سب کو مکان میں بلا کر کھانا کھلایا گیا۔ یہ چھٹا نمبر بھی قریباً سو آدمی کے کھانا کھایا۔ اس کے بعد جب معلوم ہوگیا کہ اب دروازہ کے باہر کوئی آدمی کھانے والا باقی نہیں رہا۔ تب بندہ نے معہ ہمراہیوں کے کھانا کھایا۔ اور دیگر مہمانان کو جو کہ گھبراہٹ میں خوب سیر ہو کر نہ کھا سکے تھے۔ دوبارہ اپنے ہمراہ خوب کھلایا۔ روٹی جتنی چادر میں رکھی تھیں اُتنی کی اُتنی ہی بچ رہی۔ اور صبح کو ناشتہ کے وقت سب کو کھلائی گئی۔ اور تبرکاً تقسیم بھی کی گئیں۔ لوگوں کا اندازہ ہے۔ کہ ہزار آدمی سے کم نے نہیں کھایا بلکہ زیادہ ہی نے کھایا ہوگا۔ اور پھر بھی روٹی بچ رہی یہ ہے زندہ کرامت:۔

اتوار کی صبح پھر نعت خوانی اور قل شریف ہوا اور شرینی تقسیم کی گئی۔ اور دودھ کی کھیر جو دوسری شب کو ایک دیگ تیار کی تھی۔ کھلائی گئی اور تقسیم بھی کی گئی۔ آپ کے مریدین اور یاراں طریقت باراں باراں چودہ چودہ میل پیدل چل کر آئے تھے۔ اور اکثر اپنے ہمراہ دودھ سروں پر رکھ کر لائے تھے۔ دُعا ہے کہ خداوند کریم ان تمام حاضرین کی دینوی

و دنیاوی حاجتیں پوری کرے اور ان کے جو اعزا بیمار ہیں۔ ان کو شفا کلی عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین

این دُعاء از من و از جُملہ جہاں آمین باد

(محمد طاہر جماعتی محلہ کٹہرا کوڈالا مراد آباد (انڈیا))

عُرس مبارک

پروگرام بتقریب عرس مبارک اعلیحضرت سرو بابرکت عظیم المرتبت امیر الملت مصدر جود و سخا منبع صدق و صفا مجمع الطاف و احسان چشمہ فیوض ایمان تاج الکاملین محبوب الواصلین زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین انیس الفقرا و الغربا رفیق المحتاج و بینوا حضور پر نور فیضگنجور قبلہ و کعبہ ملجا و ماوا الحاج مولانا مولوی قاری حافظ صوفی پیر سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ نقشبندی مجددی مورخہ ۷ اکتوبر ۵۲ء در شہر اقبال نگر ضلع منٹگمری۔

بعد نماز صبح تلاوت قران مجید نو بجے تک

پہلا اجلاس زیر صدارت عالیجناب فیض مآب قبلہ و کعبہ حافظ قاری حضرت مولانا مولوی پیر سید الحاج صاحبزادہ حید حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہٗ۔

تلاوت قران شریف حافظ محمد الیاس صاحب و الحاج صوفی خوشی محمد صاحب چک ۱۶۴ ای بی ۹ بجے ۲۰ منٹ

نعت شریف: عاشق رسول ثنا خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ صوفی محمد صدیق صاحب چک ۱۶ ایل - ۱۴۰ — ۱۰ منٹ

تصور شیخ: عالیجناب مولانا الحاج صوفی عاشق علی صاحب مہاجر کرنالوی ساکن چیچاوطنی — ۳۰ منٹ

قصیدہ: حضرت مولانا صوفی خوشی محمد صاحب مہاجر رٹولوی ساکن چک ۱۶۷ ایل ۹ — ۱۵ منٹ

اتباع رسول: حضرت مولانا حافظ عبدالحفیظ صاحب جماعتی چک ۶ ایل ۹ — ۳۰ منٹ

نعت شریف: عالیجناب نذیر احمد صاحب چک ۱۲۷ ایل - ۱۵ — ۱۰ منٹ

ردّ شیعہ: عالیجناب حضرت مولانا مولوی صوفی الحاج خوشی محمد صاحب بانیٔ عرس ٹھوٹھگری ساکن اقبال نگر . . . . — ۶۰ منٹ

دوپہر کا کھانا و نماز ظہر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت عالیجناب فیض مآب قبلہ وکعبہ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری پیر سید الحاج صاحبزادہ حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ

تلاوت قرآن شریف: حافظ محمد الیاس صاحب چک ۱۶۷ ایل ۹ — ۱۰ منٹ

نعت شریف: عاشق رسول صوفی محمد صدیق صاحب چک ۱۶ ایل ۱۴۰ — ۱۰ منٹ

جواز بیعت صاحب صدر — ۲½ گھنٹے

سلام و دعا ختم شریف و تقسیم شیرینی

عرس شریف میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کم و بیش چار یا پانچ ہزار کی ہوگی

۳۸ کلام مجید اور ۱۵ سیپارے

الراقم

بانیٔ عرس شریف

غلامانِ غلام حاجی خوشی محمد صاحب مہاجر ٹھوٹھگری ساکن اقبال نگر ضلع منٹگمری

و

خاکپائے درویشاں خوشی محمد صاحب مہاجر رٹولوی ساکن اقبال نگر ضلع منٹگمری:-

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محمد عنایت حسین عفی عنہ

آپس میں سلوک اور ہمدردی ۴

بنی آدم اعضائے یک دیگراند۔ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند ۔:۔ چو عضوے بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضو ہا را نماند قرار

۱ :- ایک حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اُس کو اللہ تعالےٰ ایسا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ اُس نے تمام عمر عبادت کی

۲ :- جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت کو حاکم تک پہنچائے تو اس کو پلصراط پر جب کہ اُس کا پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔ اُس کی مدد کی جائے گی۔

۳ :- جو شخص اپنے پریشان بھائی کی مدد کرے اُس کو اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھیں گے۔ جس دن پہاڑ بھی اپنی جگہ پر نہیں ٹھہر سکیں گے ۔:۔

۴ :- جو شخص کسی مسلمان بھائی کی بات سے مدد کرے۔ یا اُس کی مدد میں کچھ قدم چلے۔ رب العزت اُس پر تہتر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ جن میں سے ایک دنیا اور آخرت کی درستگی ہے۔ اور ۷۲ آخرت کی بلندی درجات کے واسطے جمع رکھے جاتے ہیں

۵ :- فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص میری اُمت میں سے کسی شخص کی حاجت پوری کرتا ہے کہ اُسے خوشی ہو کر تو اُس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا۔ اور جس نے رب العزت کو خوش کیا۔ وہ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا ۔:۔

۶ :- جو شخص مصیبت زدہ عورتوں کی مدد کرتا ہے یا غریب کی مدد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کوشش کرنے والا اور رات بھر نفلیں پڑھنے والا اور ہمیشہ روزہ رکھنے والا ہے

۷ :- جو شخص کسی مومن کی مصیبت کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبت کو دور کرتا ہے

۸ :- جو شخص کسی مشکل میں پھنسے ہوئے کی مدد کرتا ہے اللہ میاں اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرتا ہے اور سہولت پہنچاتا ہے

۹ :- جو شخص دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرماتا ہے (مشکوٰۃ)

۱۰ :- فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔ کسی شخص کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دو یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی کو راستہ بتا دو وہ بھی صدقہ ہے۔ جو کوئی راستہ میں مل جاوے اُسے سلام کرو یہ بھی صدقہ ہے۔ فرمایا۔ مسجد میں تھوک پڑا ہوا اُسے ہٹا دو یہ بھی صدقہ ہے (ہر گندگی اور تکلیف دہ چیز کو اٹھانا) ہر نیکی پر احسان صدقہ ہے۔ غرضیکہ ہر بھلائی احسان صدقہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبر و استقلال

شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ — دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ

سر داد نہ داد دست در دست یزید — حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

ماہ محرم الحرام مسلمانوں کو ایک ایسے عظیم الشان واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔ کہ جس میں جگر گوشہ حبیب کبریا کے لخت جگر۔ باب علم۔ نبوت کے نور چشم۔ جنت کے نوجوانوں کے سردار۔ خاندانی شجاعت میں بے مثل۔ حضرت علی اکبر کے والد ماجد۔ اور حضرت عابد کے پدر بزرگوار۔ سید عالم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام نے باطل کے خلاف جنگ لڑ کر جابر کے طاغوتی طاقت سے ٹکر لے کر یہ ثابت کر دیا کہ اے نانا جان کی امت۔ مال و متاع کٹ جائے تو لٹ جاوے۔ خیمے جلا دیئے جاویں تو پرواہ نہیں۔ معصوم علی اصغر کی تڑپتے ہوئے جان دیتے ہوئے شہادت کا جام پیتے ہوئے دیکھا جائے۔ علی اکبر جیسے جوان و شہسوار کی جوانی کو قربان کرنا پڑے تو برداشت ہے۔ ہاں ہاں اگر جان عزیز کو بھی قربان کرنا پڑے تو پرواہ نہیں۔ اور اگر سر نیزے پر چڑھا دیا جاوے تو پرواہ نہیں۔ مگر سچ کی حکومت کو شکست نہ ہو۔ اور اسلام کی لاج رکھ لی جائے۔ اور اس حقیقت کو آپ نے ثابت کر کے دکھا دیا۔ اور مسلمانوں کے لیے مشعل ہدایت قائم کر دیں۔

مسلمانو! اگر سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام حکومت یزید کو مان جاتے۔ تو ان کی جان۔ ان کے بال بچے (اہل بیعت اطہار) ان کے مال و متاع بچ سکتے تھے۔ بلکہ ان کو کسی علاقہ کی گورنری اور حکومت بھی مل سکتی تھی۔ اور میدان کرب بلا میں ہفتہ عشرہ جو عہد و پیمان ہوتے رہے۔ ہر قسم کے لالچ دنیا دکھا اور رعب دکھلائے گئے۔ اور یہ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ اس وقت مطالبہ کو مان جاتے۔ اور جس وقت یہ جان کا خطرہ ہٹ جاتا۔ تو آپ مکہ یا مدینہ شریف پہنچ کر اعلان کر دیتے کہ اس وقت مجھے جانی خطرہ تھا۔ اب اس عہد کو توڑ دیتا ہوں۔ مگر ایسا بالکل نہیں ہوا۔ رسالت کی گود میں پرورش پانے والے اور حضرت مائی فاطمہ الزہرا کے لال نے (ان پر لاکھوں سلام ہوں) ثابت کر دیا کہ مسلمان (اور نانا جان کی تعلیمات پر چلنے والا) کا قول اور فعل ایک ہی ہوتا ہے۔ جو وہ منہ سے کہتے ہیں۔ عمل کر کے دکھا دیتے ہیں اور رعب کتنا ہی اور بڑی بڑی مصیبت تھی کہ جان عزیز کے قربان کرنے سے بھی نہیں ڈرتے۔ منافقانہ سیاست ان کے پاس

سے بھی نہیں ہٹکتی - سب کچھ قربان کر دیا - گھر بار لٹا دیا - جان عزیز کو قربان کر دیا - مگر اسلام کی لاج رکھی

ایسی ہستی پہ اصغر تمہیں لاکھوں سلام ✓ ایسی ہستی پہ ہر دم کروڑوں سلام

پیا جام شہادت کا رکھی لاج رسالت کی ✓ خلافِ کفر طاغوتی کیا ثابت صداقت کی

اگر کرنا پڑے تم کو تصدق مال و جان اپنی ✓ نہیں پرواہ مگر اس کی حکومت ہو صداقت کی

ایسی ہستی پہ ہیں اصغر لاکھوں سلام ✓ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کروڑوں سلام

(محمد عنائت حجام عفی عنہ موضع جادہ جہلم)

رسالہ لمعات الصوفیہ

(محمد عنائت حجام عفی عنہ موضع جادہ جہلم)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ع :- ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے !-

چند عربی کے اشعار ہیں - جن کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :- کہ محبوب مجھے آپ سے اس قدر عشق ہے کہ آپ کے شہر کے درخت - اینٹ - پتھر - مکانات حتیٰ گدھے وغیرہ بھی جس کے جانور بھی مجھے ذی شان معلوم ہوتے ہیں - اور مجھے ان سے عشق ہے - کیونکہ یہ شہر تمہارے ساتھ نسبت رکھتا ہے - تمہیں معلوم نہیں لیلےٰ کی گلی سے نسبت رکھنے والے کتے کو مجنوں محض اس واسطے پیار و محبت کرتا ہے کہ یہ لیلےٰ کی گلی سے نسبت رکھتا ہے -

قرآن مجید میں بھی اللہ میاں نے اظہار عشق کیا ہے - مثلاً لَا اُقسِمُ بِھٰذَا البلد کہ میں اس شہر مکہ کی قسم کرتا ہوں - قسم ہمیشہ محبوب کی کھائی جاتی ہے ، پھر وجہ بیان فرمائی کہ اس واسطے نہیں کہ یہاں کعبہ شریف یا دیگر شعائر اللہ ہیں مگر اس واسطے کہ اَنتَ حِلّ بِھٰذا البلدۃ کہ آپ اس شہر میں رہتے ہیں - یہ شہر آپ سے نسبت رکھنے کی وجہ سے محبوب ہے :-

اسی طرح رسالہ لمعات الصوفیہ میں خواہ مضمون اعلیٰ معیار کے نہ ہوں - اس کی کتابت اچھی نہ ہو (حالانکہ ہے) خواہ کچھ ہو - مگر یہ رسالہ حضرت قبلہ عالم سے نسبت رکھتا ہے - اور آپ کی ہی یادگار ہے - اس وجہ سے ہر طالب صادق کو یہ رسالہ بدیں وجہ محبوب ہونا چاہیئے اور اسے خریدنا چاہیئے +

ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ جب میں کسی کی کتاب پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ان کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہوں

چنانچہ اسی طرح حضرت قبلہ عالم کے ملفوظات جو اکثر چھپتے رہتے ہیں۔ صاحب مطالعہ کی مجلس کی۔ روحانی مجلس سے مستفید فرماتے ہیں۔ کیونکہ بقول اسی شعر کے ؎ ع ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے :-

—— (محمد عنائت جماعتی موضع جادہ جہلم) ——

تاریخ ولادت طرب افزا

۱۹۵۲ء

عنائت حلیمہ بنت کلیم جماعتی جس کی ولادت بتاریخ ۲۹ رمضان ۱۳۷۱ھ عمل میں آئی نومولودہ کا نام گرامی قدر حضرت صاحبزادہ الحاج حافظ پیر سید انور حسین شاہ صاحب مدظلہ نے تجویز فرمایا۔ اور تاریخ حضرت پروفیسر حامد حسن صاحب قادری آگرہ نے موزوں فرمائی :-

(۱)

خدا نے دختر فرخندہ طالع آپ کو دی ہے ✽ یہ دولت موجب برکت یہ مژدہ باعث شادی
یہ تاریخ ولادت قادری بھی پیش کرتا ہے ✽ مبارک عارفہ بیٹی۔ کلیم حیدر آبادی

۱۳۷۱ھ

(۲)

بیٹی جو کلیم کو ملی ہے ✽ یہ راحت جان ہے نورِ دل ہے
تاریخ یہ قادری نے لکھی ✽ کیا نور نظر سرورِ دل ہے

۱۳۷۱ھ

(۳)

کلیم آپ کو ہو یہ بیٹی مبارک ✽ یہ انعام و اور بے تکلف الٰہی۔
ولادت کی تاریخ بھی قادری ✽ لکھی ہے کہ "دختر بہ لطف الٰہی"

۱۹۵۲ء

ہدیہ راقم حامد حسن قادری نقشبندی مجددی جماعتی ۱۹۵۲ء

مختصر روئداد عرس مبارک

دربار عالیہ علی پور شریف

مورخہ ۹ ر اکتوبر ۵۲ء مطابق ۱۸ ر محرم الحرام ۷۲ھ بروز جمعرات بمقام دربار عالیہ علی پور شریف زیر صدارت اعلیحضرت عظیم البرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا الحاج حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور شریف مدظلہٗ، حضور قبلہ عالمیان امیر ملت شہنشاہ محدث علی پوری رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا سالانہ ختم شریف کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دور دراز کے یارانِ طریقت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد از نماز فجر یاران طریقت روضہ مبارک کے گرد اور اندر جمع ہوئے اور تلاوت قرآن شریف ہوئی مابعد دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے اور نماز ظہر کے بعد دوبارہ قرآن خوانی ہوئی اور بعد نماز مغرب مرقد مبارک کے وسیع میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ اول جناب صابر صاحب قصوری و سائیں غلام محمد سیالکوٹی اور دیگر نعت خوانوں نے نعت خوانی کی بعدہٗ مولانا الحاج مولوی محمد قطب الدین صاحب فاضل اجل جھنگوی نے غیر مذاہب باطلہ کی صحبت و ہمنشینی سے پرہیز کے متعلق نہائت مدلل و فاضلانہ وعظ فرمایا۔

اختتام

سلام و قیام کے بعد قرآن شریف جمع کئے گئے۔ اور حضور قبلہ عالم علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے روح پر فتوح کی خدمت میں ہدیہ پیش کر کے دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا اور مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

مینجر

ختم شریف چہلم والدہ ماجدہ کریم جماعتی

بتاریخ ۲۰؍اکتوبر بروز جمعہ بمقام ۶۲ کوٹھی چھاونی سیالکوٹ میں کلیم جماعتی صاحب حیدرآبادی کی والدہ صاحبہ مرحومہ کے چہلم کی محفل منعقد ہوئی۔ حضرت گرامی قدر مولانا الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ دربار علی پور شریف سے بغرض شمولیت تشریف فرما ہوئے۔ اور یارانِ طریقت نے بعد نماز عصر ختم خواجگان اور ختم مجددیہ اور ختم معصومیہ پڑھا۔ اور ختم قرآن شریف کے بعد تین کلام مجید اور نو سیپاروں کا ثواب مرحومہ کی روح کو پہنچایا گیا۔ حافظ مولوی عبداللطیف صاحب نے نعت خوانی کی۔ اور اس کے بعد حاضرین کی تواضع فروٹ چائے اور بسکٹ سے کی گئی۔ اور بعد نماز مغرب کھانے کا انتظام کیا گیا جس میں حاضرین نے شرکت کی

رپورٹ عرس شریف

حضور قبلہ عالم اعلیحضرت امیر ملت سرکار علی پوری احقر ضلع شیخوپورہ بمقام موضع چاچوکے بتاریخ ۲۰؍اکتوبر ۵۲ء

بروز سوموار

بصدارت گرامی منزلت صاحبزادہ والاشان حضرت الحاج حافظ سید حیدر حسین شاہ منعقد ہوا جلسہ کا آغاز مولوی حافظ محمد یونس صاحب کی قراءت سے ہوا۔ اور محمد یوسف صاحب گجراتی نے نہائت مؤثر انداز میں نعت خوانی سے حاضرین جلسہ کے روح کو گرمایا اور بعد ازاں صاحب صدر کے ارشادات عالیہ کے بعد جلسہ فاتحہ خوانی و دعا کے بعد برخاست ہوا:-

الداعی

محمد رمضان محمد اسمٰعیل چاچوکے ضلع شیخوپورہ

ارتحالات

۱:- شہاب الدین صاحب مرحوم موضع چاچوکے میں بعارضہ بخار بتاریخ ۲۹ر ستمبر انتقال ہوا۔ انا للہ و انا علیہ راجعون۔ مرحوم نہائت خوبیوں کے حامل تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مکانات سرفراز فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین (ادارہ)

۲:- جناب چوہدری پندا خاں و غلام حسین ساکن تھوہا بہادر ضلع جہلم ماہ ستمبر ۵۲ء میں اچانک ایک دیوار کے گر جانے سے نیچے دب کر شہید ہو گئے ہیں:-

۳:- جناب مستری محمد ابراہیم صاحب ساکن ناروال ضلع سیالکوٹ بوجہ بخار معیادی فوت ہو گئے ہیں۔

۴:- جناب ڈاکٹر واعظ الحق صاحب کا صاحبزادہ آفتاب احمد کراچی میں گذشتہ ماہ اکسیڈنٹ ہونے سے فوت ہو گئے ہیں۔ ناظرین رسالہ دعا فرمادیں کہ خداوند کریم مرحوماں کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے:- آمین یا مولا کریم:- (مدیر)

اخبار

عالیجناب مع القاب زبدۃ الفقہا والمحدثین حضرت مولانا الحاج حافظ سید پیر محمد حسین شاہ صاحب ۹ر اکتوبر کے چند روز بعد ایک ضروری کام کے لیے سیالکوٹ رونق افروز ہوئے اور دوسرے دن آپ علاقہ لائلپور میں تشریف لے گئے:-

۲:- حضرت صاحبزادہ مولانا الحاج حافظ سید میر نور حسین شاہ صاحب قبلہ مدظلہٗ اللہ سفر ہندوستان سے واپس دربار عالیہ علی پور میں رونق افروز ہو گئے ہیں:-

عالیجناب حضرت صاحبزادہ مولانا الحاج حافظ اختر حسین صاحب و انور حسین شاہ صاحب و بشیر حسین شاہ صاحب۔ و نذیر حسین شاہ صاحب و عالیجناب حضرت صاحبزادہ مولانا الحاج حافظ پیر حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہم بخیریت تمام دربار عالیہ علی پور شریف میں رونق افروز ہیں۔ باقی جملہ صاحبزادگان بخیریت تمام خیریت سے ہیں:-

محمد عبد الرحمٰن پرنٹر پبلشر نے ... پریس سیالکوٹ سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ لمعات الصوفیہ ... سیالکوٹ سے شائع کیا